Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 8

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

3 محرم 1425 ہجری 24 تبلیغ 1383 ہش 24 فروری 2004ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ فروری ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ

کل حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو غصہ سے بچنے اور عفو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے

خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر یک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کیلئے گڑھا در پیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اسکے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۸۔ ۵۴۹ حصہ دوم)

**انقلاب عظیم کا وقت:** خدا تعالیٰ اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے۔ نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بد دعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے۔ جس کے پھل لانے کی توقع ہے۔ پھر وہ دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲، ۵۳)

## جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کی عفو کی تعلیم کو آج کے اس معاشرے میں پھیلائے

# اگر عفو اختیار کیا جائے اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہو تو معاشرے میں فتنہ و فساد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

### خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ / فروری ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین پھر فرمایا معاشرے میں جب برائیوں کا احساس مٹ جاتا ہے تو ایسے معاشرے میں رہنے والا ہر شخص کچھ نہ کچھ ضرور اس سے متاثر ہوتا ہے اور اپنے نفس و حقوق کے بارے میں بہت حساس ہوتا ہے اور دوسرے کی غلطی کو معاف کرنا نہیں چاہتا فرمایا آج کل یہی رجحان ہے اسی وجہ سے خاوند بیوی، بہن بھائی حتی کہ کاروبار میں اور زمینداری کے معاملات میں چھوٹے چھوٹے معاملات پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ راہ چلتے نہ جان نہ پہچان اگر کسی کے کندھے سے ذرا ٹکرا گئے تو اس بات کو بھی لوگ جھگڑے کا ایشو بنا لیتے ہیں اور بات بڑھتے بڑھتے سر پھٹول تک نوبت پہنچ جاتی ہے بچے لڑ پڑیں تو بڑے بھی بیچ میں کود پڑتے ہیں۔

فرمایا معاشرے کی اس بے صبری اور نا معاف کرنے کی عادت کا اثر بچوں پر بھی ہوتا ہے فرمایا دنیا کے ایسے حالات میں ایک احمدی کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کی عفو کرنے کی تعلیم کو آج کے اس معاشرے میں پھیلائیں حضور نے فرمایا مذکورہ آیت میں احسان کرنے والوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم یہ نہیں دیکھو گے کہ تمہارے میں کشائش ہے یا نہیں پھر بھی خدا کی مخلوق کی خاطر خرچ کرو گے تو تم میں نیکی کا خلق پیدا ہوگا فرمایا آج کل جبکہ معاشرے میں نفسا نفسی کا عالم ہے ایسے اخلاق پر عمل کرنا خدا کے نزدیک بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

باقی صفحہ ( 6 ) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# بنگلہ دیش بد قسمتی کی راہ پر

.....................(۱).....................

تعصب اور کٹر پن کے اژدہا نے بالآخر بنگلہ دیش کو بھی اپنی گرفت میں لے کر اپنا زہریلا اثر وہاں پھیلانا شروع کر دیا ہے ملکی و غیر ملکی اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے مطابق بنگلہ دیش کے سیاسی ملاؤں نے حکومت سے پُر تشدد احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ احمدیوں کو پاکستان کی طرح بنگلہ دیش میں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے اور اس کے لئے انہوں نے ۲۵؍اپریل کی تاریخ مقرر کر دی ہے جس کے بعد بقول اُن کے بنگلہ دیش میں پاکستان کی طرز پر کارزار جہاد شروع ہوگا اور بنگلہ دیش کی گلیوں میں احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی جائے گی اور اس کی تمام تر ذمہ داری بنگلہ دیش حکومت پر ہوگی۔

بنگلہ دیش کی موجودہ حکومت سیاسی ملاؤں کے اس احتجاج پر کیا ردّ عمل دکھائے گی وہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن فی الحال بنگلہ دیش کی وزارت داخلہ کے ایک حکم کے مطابق جماعت احمدیہ کے ترجمہ قرآن پر اور دیگر لٹریچر پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس اعتبار سے اب بنگلہ دیش میں جماعتی کتب چھپوانا اور ان کی پبلسٹی کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش حکومت کا یہ قدم بتاتا ہے کہ وہ ہر صورت میں سیاسی ملاؤں کے اتحاد کو ہی خوش کرنے کی فکر میں ہے۔

بنگلہ دیش میں ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا اس سے قبل ۱۹۹۲ء میں اور بعد میں بھی ملاؤں نے اینٹی احمدیہ موومنٹ کے نام پر پُر تشدد تحریک چلائی تھی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی مانگ حکومت کے سامنے رکھی تھی اُن دنوں راجدھانی ڈھاکہ میں جماعت احمدیہ کا مشن تعصب اور جنونیت کا شکار ہو گیا تھا مشن ہاؤس کی تمام عمارات کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا تھا قیمتی فرنیچر کو توڑا پھوڑا گیا تھا۔ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کی بے حُرمتی کی گئی تھی مشن ہاؤس اور مسجد میں موجود افراد کو مارا پیٹا اور زخمی کیا گیا تھا بعض احمدیوں کو شہید کر دیا گیا تھا اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تھی اور اسی سال یعنی ۱۹۹۲ء میں بھی ''خادم اسلام'' ملاؤں کا ایک جلوس اس متشددانہ کاروائی کے بعد ناچتے ہوئے اور بھنگڑے ڈالتے ہوئے بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ میں گیا تھا اور وہاں اس وقت کے سپیکر کو ایک قرار داد پیش کر کے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دھمکی دی تھی۔

حالیہ پُر تشدد واقعات کے سلسلہ میں گزشتہ سال بھی ایک احمدی کو بنگلہ دیش کی ایک مسجد میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اور ۲۰۰۴ء میں اب ان کا احتجاج زور پکڑ رہا ہے۔ بنگلہ دیش حکومت کا یہ عمل بتاتا ہے کہ بنگلہ دیش افغانستان اور پاکستان کے پیچھے پیچھے تیزی سے بد قسمتی کی راہ پر چلتا چلا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش کی حکومت اور انصاف پسند عوام کو پاکستان کا بد انجام اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہئے کہ کس طرح اینٹی احمدیہ موومنٹ کی خونی لہر چلا کر نہ صرف یہ کہ انہوں نے وہاں کے عوام کو آج خاک و خون کے دریا میں پھینک دیا ہے بلکہ ملاؤں کی شہ پر اس تحریک کو ہوا دینے والے حکمرانوں کا حشر بھی تاریخ کے اوراق میں آج سامان عبرت بن چکا ہے۔

انشاء اللہ آئندہ ہم انصاف پسندوں کیلئے پاکستان کی اس تاریخ کو دہرانے کے ساتھ ساتھ امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس وقت کے حکمرانوں کو کی گئی کچھ نصیحتوں کا بھی ذکر کریں گے تاکہ بنگلہ دیش کے انصاف پسند اگر اس سے کچھ سبق حاصل کر سکیں تو کر لیں لیکن اس موقع پر ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس ذیل میں درج کر کے اس گفتگو کو ختم کرتے ہیں آپؑ فرماتے ہیں۔

''یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے... اَے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ مَیں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اُسی کیلئے مجھے پیدا کیا ہے، ہرگز ممکن نہیں کہ مَیں اس میں سُستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مُضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مُضغہ کیلئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اِس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتا ہے اور پھر جانے کیلئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو''۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

(منیر احمد خادم)

## ''خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا''

### منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا — ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے — تری اِک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز — کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں — کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق — مگر یہ یاد رکھ اِک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رُسوا کرے گا تم کو مَیں اعزاز پاؤں گا — سُنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اِک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت — دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب — مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

## جماعت احمدیہ

# بنگلہ دیش سرکار کی قہر کا نشانہ

رحمان جہانگیر ۹؍جنوری: ملک کے کٹر مسلمانوں کے دباؤ میں آ کر احمدیہ فرقہ کو غیر مسلم اعلان کرنے میں خالدہ ضیاء کی سرکار ایک قدم آگے بڑھ گئی ہے۔ بنگلہ دیش کی خالدہ ضیاء سرکار نے احمدیہ فرقہ کی تمام کتب کو آج سے ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس بناء پر اب اس فرقہ کی کتابیں چھپوانا، پبلسٹی کرنا اور بیچنا قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ حالانکہ سرکار نے کسی ملاازم کے سامنے سر جھکانے کی بات سے انکار کیا ہے ہوم منسٹری کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ خفیہ ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق احمدیہ فرقہ کی کتب سے دیس کے کثیر مسلمانوں کو مذہبی جھٹکا لگ سکتا ہے۔ لیکن جب ان سے قابل اعتراض کتب کے نام پوچھے گئے تو سرکار کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔

ماہرین کا خیال ہے کہ ملاازم کو ہاتھ میں رکھنے کیلئے سرکار نے یہ قدم اُٹھایا ہے۔ بنگلہ دیس سرکار کی اہم شریک پارٹی (اسلامی اویکہ جوٹ) کے اکثر ممبر کٹر پنتھی ہیں۔ فی الحال احمدیہ فرقہ کے غیر مسلم اعلان کرنے کے بارہ میں کوئی صاف بات نہیں کہی گئی۔ احمدیہ فرقہ کے ممبران نے سرکار کی سخت مذمت کی ہے اور کہا کہ حکومت نے اپنے آپ کو ملاازم کے سپرد کر دیا ہے۔ قانون میں جو آزادی ضمیر کی بات ہے اس کی پوری پوری خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

(مرسلہ شیخ محمد علی سرکل انچارج مرشد آباد و مالدا - بنگال) روزنامہ آنند بازار پتریکا ۱۰؍جنوری کلکتہ بروز ہفتہ

ভারতে সর্বাধিক প্রচারিত প্রথম শ্রেণীর বাংলা দৈনিক

# আনন্দবাজার পত্রিকা

কলকাতা ২৫ পৌষ ১৪১০ শনিবার ১০ জানুয়ারি ২০০৪ শহর সংস্করণ ২.৫০ টাকা

# বাংলাদেশ সরকারের কোপে আহমদিয়া সম্প্রদায়

রহমান জাহাঙ্গির ● ঢাকা

৯ জানুয়ারি— দেশের কট্টরপন্থী মুসলমানদের চাপে শেষ পর্যন্ত আহমদিয়া সম্প্রদায়কে 'অমুসলমান' ঘোষণা করার পথে এক ধাপ এগোল বাংলাদেশের খালেদা জিয়া সরকার। আহমদিয়া সম্প্রদায় প্রকাশিত সমস্ত বইপত্রকে আজ থেকে সরকার নিষিদ্ধ ঘোষণা করেছে। এর ফলে এখন থেকে এই সম্প্রদায়ের কোনও বই দেশে ছাপা, প্রকাশ বা বিক্রি করা বেআইনি হবে। সরকার অবশ্য কট্টরপন্থীদের চাপের কাছে মাথা নোয়াবার কথা অস্বীকার করেছে। স্বরাষ্ট্র মন্ত্রক এক বিবৃতিতে জানিয়েছে, গোয়েন্দা সংস্থার রিপোর্ট অনুযায়ী, ওই সব বইপত্রে প্রকাশিত বক্তব্যে দেশের সংখ্যাগরিষ্ঠ মুসলমানের ধর্মীয় ভাবাবেগে আঘাত লাগতে পারে। কিন্তু আপত্তিকর লেখা রয়েছে এমন কিছু বইয়ের নাম আলাদা ভাবে জানাতে বললে সরকারের তরফ থেকে কোনও সদুত্তর পাওয়া যায়নি।

বিশেষজ্ঞরা মনে করছেন, কট্টরপন্থীদের হাতে রাখতেই সরকারের এই পদক্ষেপ। বাংলাদেশে ক্ষমতাসীন জোট সরকারের অন্যতম শরিক 'ইসলামি ঐক্য জোট'-এর অধিকাংশ সদস্যই কট্টরপন্থী। মুখে আহমদিয়াদের 'অমুসলমান' ঘোষণার বিষয়ে এখনই পরিষ্কার কিছু জানাতে চাননি তিনি। এ দিকে, সরকারের কড়া নিন্দা করেছেন আহমদিয়া সম্প্রদায়ের নেতারা। তাঁরা বলেন, "সরকার ধর্মীয় সন্ত্রাসবাদীদের কাছে আত্মসমর্পণ করল। সংবিধানে যে মত প্রকাশের স্বাধীনতার কথা বলা আছে তা পুরোপুরি লঙ্ঘিত হচ্ছে।"

# خطبہ جمعہ

## ہماری ذاتی اور جماعتی ترقی کا انحصار دعا پر ہے اس لئے دعاؤں میں سست نہ ہوں

## اللہ تعالیٰ مُضطر کی دعا سنتا ہے۔ اس زمانے میں ہمیں دعا کا ہتھیار دیا گیا ہے

(عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کے بارہ میں پرمعارف اور ایمان افروز خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۸؍نومبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۸؍نبوت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العٰلمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ ملک یوم الدین ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔

اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾۔ (سورۃ النمل آیت ۶۳)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

رمضان اپنی بیشمار برکتیں لے کر آیا اور جن کو اس سے حقیقی معنوں میں فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی یعنی راتوں کو اٹھ کر نوافل ادا کرنے کی، فجر کی نماز کے بعد اکثر جگہوں پر حدیث کے درس کا انتظام تھا، اس درس کو سننے کی توفیق ملی۔ مسجد میں پانچ وقت کوشش کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے آنے کی توفیق ملی۔ درس قرآن کریم اور پھر رات کو تراویح کی نماز ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ خود بھی ایک دو یا تین قرآن کریم کے دور مکمل کرنے کی توفیق ملی اور پھر روزے رکھنے کی بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ تو آپ میں ایسے وہ لوگ جنہوں نے یہ سب اہتمام کیا اس رمضان میں، انہوں نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ رمضان آیا اور انتہائی تیزی سے اپنی برکتیں چھوڑتا ہوا چلا گیا۔ عبادتوں کے لطف دوبالا ہوئے۔ خطوط سے پتہ چلتا ہے، مختلف لوگ خط لکھتے رہے ہیں کہ بہت سوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا، اپنی ہستی کا یقین دلایا۔ اللہ کرے کہ یہ برکتیں اب ہم سمیٹے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے اپنی برکتوں سے ہمیں اپنے برتن بھرنے کی توفیق دی ہے اب ہماری کسی لاپرواہی کی وجہ سے، ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے یا ہمارے کسی تکبر کی وجہ سے ہمارے یہ برتن خالی نہ ہو جائیں۔ گزشتہ چند خطبوں سے دعاؤں کی طرف، عبادات کی طرف مَیں توجہ دلا رہا ہوں۔ اب کسی کو خیال آسکتا ہے کہ رمضان تھا اور اس مناسبت سے عبادات اور دعاؤں کے اس مضمون کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت تھی۔ اب کوئی اور مضمون شروع کرنا چاہئے۔ لیکن یہ مضمون دعاؤں کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ ہم احمدیوں کا اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ اس لئے آج پھر مَیں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جس طرح رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر ہم سب نے مل کر آہ وزاری کی ہے اسی طرح اب بھی اسی ذوق اور اسی شوق کے ساتھ اس کے حضور جھکے رہیں، اور ہمیشہ جھکے رہیں۔ اس کا فضل اور رحم مانگتے ہوئے، ہمیشہ اسی کی طرف جھکیں اور اس زمانہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کا ہتھیار ہی یہ دعا ہے کہ اس کے بغیر ہمارا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت ﷺ کو اگر تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تو اس وجہ سے تھی کہ آپؐ کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی۔ لیکن اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ کو صرف دعا ہی کا ہتھیار دیا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں تلوار کا، توپ کا یا اور کسی قسم کے ہتھیار کا جہاد قطعاً منع ہے اور یہ کوئی اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ سب کچھ اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ہو رہا ہے۔ اب اس زمانہ میں اگر فتح ملنی ہے، اسلام کا غلبہ ہونا ہے تو دلائل کے ساتھ ساتھ صرف دعا سے ہی یہ سب کچھ ملنا ہے۔ اور یہ وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ میں سوائے جماعت احمدیہ کے نہ کسی مذہب کے پاس ہے، نہ کسی فرقے کے پاس ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے وہ ہتھیار دے دیا ہے جو کسی اور کے پاس اس وقت نہیں۔ پس جب یہ ایک ہتھیار ہے اور واحد ہتھیار ہے جو کسی اور کے پاس ہے ہی نہیں تو پھر ہم اپنے غلبہ کے دن دیکھنے کے لئے کس طرح اس کو کم اہمیت دے سکتے ہیں یا کس طرح دعاؤں کی طرف کم توجہ دی جا سکتی ہے۔ ہم ان لامذہبوں کی طرح نہیں ہیں، یہ تو نہیں کہہ سکتے ہم کہ دعاؤں سے بھی کبھی دنیا فتح کی گئی ہے، کبھی ہونٹ ہلانے سے بھی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں، بلکہ ہمارا جواب یہی ہونا چاہئے کہ ہاں جب ہونٹ اللہ کا نام لینے کے لئے ہلائے جائیں، جب دل کی آواز ہونٹوں کے ذریعہ سے باہر نکلے اور اللہ سے مدد مانگی جا رہی ہو تو نہ صرف عام فوائد دینی و دنیاوی حاصل ہوتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں سے ٹکرانے والے، ایسے اللہ والوں کو تنگ کرنے والے چاہے وہ لوگ ہوں یا حکومتیں ہوں وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں، پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو صمد ہے، بہت اونچی شان والا ہے، بہت طاقتوں کا مالک خدا ہے، وہ مضبوط سہارا ہے جس کے ساتھ جب کوئی چمٹ جائے تو وہ اس کی پناہ بن جاتا ہے۔ وہ ایسا سہارا ہے جو اپنے ساتھ چمٹانے کے لئے، ہمیں محفوظ کرنے کے لئے ہمیں آوازیں دے رہا ہے کہ میرے بندو خالص ہو کر میرے پاس آؤ، میری پناہ گاہ میں پناہ لو، دشمن تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ تو جب ہمارا خدا، ہمارا پیارا خدا، ہمیں اتنی یقین دہانیاں کروا رہا ہے تو پھر ہم کس طرح اس سے مانگنے، اس کی طرف جھکنے، اس سے دعا کرنے کے مضمون کو چھوڑ سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو تو جماعتی اور دنیا کے حالات کو دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے، کہہ دیا ہے کہ مَیں مضطر کی دعا کو سنتا ہوں، بے قرار دل کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ اس لحاظ سے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ ہمارے لئے ہی ہے کہ مضطر کا مطلب صرف بے قرار ہی نہیں ہے بلکہ ایسا شخص ہے جس کے سب راستے کٹ گئے ہوں۔ تو اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے کوئی دنیاوی واسطے اور راستے نہیں ہیں۔ اس معاشرہ میں رہتے ہیں اس لئے جب تنگیاں آتی ہیں تو جو بھی متعلقہ حکام ہوتے ہیں اور مختلف ذرائع ہیں ان کو آگاہ ہم ضرور کرتے ہیں لیکن کبھی ان کو خدا نہیں بناتے۔ کیونکہ ہمیں تو ہمارے خدا نے، ہمارے زندہ خدا نے یہ بتا دیا ہے کہ جب بھی تمہیں میری ضرورت ہو بلکہ ہر وقت جب تم امن کی حالت میں ہو، بظاہر امن کی حالت میں بھی ہو، اس یقین کے ساتھ مجھے پکارو کہ مَیں بے سہاروں کا سہارا ہوں، ان کی دعائیں سنتا ہوں تو تم مجھے ہمیشہ اپنی مدد کے لئے اپنے سامنے پاؤ گے۔ لیکن یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ اس اضطرار کے ساتھ دعائیں ہو رہی ہیں کہ زبان حال بھی کہہ رہی ہو کہ: حیلے سب جاتے رہے حضرت تواب ہے۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیفیں کس طرح دور کرتا ہے۔ ظالم افسروں سے بھی تمہاری نجات ہوگی، ظالم مولویوں سے بھی تمہاری نجات ہوگی، ظالم حکومت سے بھی تمہاری نجات ہوگی۔ لیکن صرف رونا یا گڑگڑانا ہی کافی نہیں بلکہ جیسا کہ فرمایا، ایک اضطراب اور اضطرار ہونا چاہئے، یہ یقین ہونا چاہئے کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ صرف خدا کی ذات ہے۔ اور زمینی حملے ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾ پھر جب کہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان

کرسکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے"۔(ایام الصلح صفحہ ۳۰)

پھر آپؑ نے فرمایا:

"کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں، نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں، وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا"۔(دافع البلاء۔ صفحہ ۱۱)

تو اس وقت جماعت احمدیہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعریف کے لحاظ سے مضطر ہیں۔ بعض ملکوں میں جتنا نقصان جماعت کو یا جماعت کے افراد کو پہنچایا جاتا ہے، یعنی کھل کر اپنے مذہب کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں، ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں، ہم حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دین پر قائم ہیں۔ مخالفین کہتے ہیں کہ نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو۔ آنحضرت ﷺ کو تو کسی کے دل کے حال کا پتہ نہ چل سکا، معلوم نہ ہو سکا۔ ان مولویوں کو، ان حکومتوں کو دلوں کے حال پتہ لگنے لگ گئے۔ تو ختم نبوت کا منکر کون ہو گیا؟ پھر تو ختم نبوت کے منکر یہ لوگ ہیں جو اپنے منہ نہیں کہہ رہے بلکہ اپنے عمل سے کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو تو دلوں کا حال نہیں پتہ لگا لیکن نعوذ باللہ ہم آپؐ سے اوپر ہیں، ہمیں سب کے دلوں کا حال پتہ لگ گیا ہے۔ اور یہ اپنے ساتھیوں کے عبرتناک انجام دیکھتے بھی ہیں لیکن پھر بھی بے حیائی اور ڈھٹائی کی انتہاء ہے، کوئی اثر نہیں ہوتا۔

تو جیسا کہ میں نے شروع میں دعا کے بارہ میں کہا تھا ،دعا ہی ہے جو ہمارا اوڑھنا ہو، ہمارا بچھونا ہو۔ دعا ہی ہے جس پر ہمیں مکمل طور پر یقین ہونا چاہئے، اس کے بغیر ہماری زندگی کچھ نہیں۔ ربوہ سے بھی اور پاکستان سے مختلف جگہوں سے بھی بڑے جذباتی خط آتے ہیں کہ پتہ نہیں ہم خلافت سے براہ راست، ان معنوں میں براہ راست کہ بغیر کسی واسطے کے کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہ راست دیکھنے اور سننے کے سامان تو ہو گئے ہیں لیکن یہ سب کچھ یکطرفہ ہے کہ کب ہماری آزادی کے حالات پیدا ہوتے ہیں جب دونوں طرف سے ملنے کے سامان ہوں، کب ہم آزادی سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا اظہار بازار میں کھڑے ہو کر کر سکتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ اصل محبت کرنے والے تو ہم لوگ ہیں۔ کب قانون میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گی۔ تو میرا جواب تو یہی ہوتا ہے کہ ان کو کہ جیسا کہ گزشتہ سو سال سے زائد عرصہ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں سنبھالتا رہا ہے، ہماری مشکلیں آسان کرتا رہا ہے، آج بھی وہی خدا ہے جو ان دکھوں کو دور کرے گا انشاء اللہ۔ بظاہر ناممکن نظر آنے والی چیز، ناممکن نظر آنے والی بات محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممکن بن جایا کرتی ہے اور انشاء اللہ بن جائے گی۔ بڑے بڑے فرعون آئے اور گزر گئے لیکن الٰہی جماعتیں ترقی کرتی ہی چلی گئیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مضطر بن کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکیں۔ اس لئے رمضان میں جس طرح دعاؤں کی توفیق ملی اس معیار کو قائم رکھیں گے تو کوئی چیز سامنے نہیں ٹھہر سکے گی۔ بہت سے باہر سے ربوہ جانے والوں نے بتایا اور لکھا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عبادت کرنے والوں سے بھری پڑی تھیں اور یہی حال دنیا میں ہر جگہ تھا، یہاں بھی آپ نے دیکھا۔ تو مسجدوں کی آبادی کا یہ انتظام اگر جاری رہے گا، اس میں سستی نہیں آئے گی۔ اب اس میں صرف ربوہ ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں احمدی آبادیاں ہیں ،اپنی مساجد کو آباد رکھنے کی کوشش کریں گی اور ہماری مسجدیں تنگ پڑنی شروع ہو جائیں گی۔ اتنی حاضری ہو گی کہ ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان نمازوں کے دوران مسجد کی طرف جائے گا۔ تو یہ کیفیت جب ہو گی تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہماری دعاؤں کو بہت سنے گا۔ اسی طرح گھروں میں بھی خواتین نمازوں اور عبادات کا خاص اہتمام کریں اور پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ اسی طرح جب ہم سب مل کر دعائیں کریں گے ،اللہ کے حضور جھکیں گے ،عبادات بجالانے کی کوشش کریں گے تو اس کی مثال اس تیز بہاؤ والے پانی کی طرح ہی ہے جب پہاڑی راستوں سے گزرتا ہوا جہاں دریا کا پاٹ تنگ ہوتا ہے، یہ پانی گزر رہا ہوتا ہے تو اپنے راستے میں آنے والے پتھروں کو بھی کاٹ رہا ہوتا ہے اور انہیں بعض اوقات بہا بھی لے جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے شہتیروں کے بھی ٹکڑے کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی اتنی تیز رفتار ہوتی ہے کہ اس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ تو جب مل کر سب دعا کریں گے۔ اکٹھا کر کے جب دعائیں ہو رہی ہوں گی ساروں کی ،ایک طرف بہاؤ ہو رہا ہو گا تو اس دریا کے پانی کی طرح اس کے سامنے جو بھی چیز آئے گی خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مستقل مزاجی اور باقاعدگی سے اس طرف توجہ رہے۔ رمضان گزر جانے کے بعد ہم ڈھیلے نہ پڑ جائیں، ہماری مسجدیں ویران نہ نظر آنے لگیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑے بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ﴾۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۲/مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

پھر فرمایا:

"دوسری شرط قبولیت دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ﴾۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

تو جماعت کے لئے بھی آپ یہ درد پیدا کریں گے تو دعائیں بھی انشاء اللہ قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذاتی اپنے معاملات کے لئے بھی اور جماعتی ترقی کے لئے اسی اضطراب اور درد سے دعائیں کرنے کی توفیق دے۔ جس طرح ہم اپنے لئے کرتے ہیں اور رمضان میں کرتے رہے ہیں۔ پس میں بار بار آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اور دلاتا رہوں گا کہ جس توجہ سے آپ نے رمضان میں اپنی مسجدوں کی رونق بڑھائی، اپنے گھروں کو عبادات سے سجایا، اس کو اب اسی طرح جاری رکھنے کا بھی عہد کریں۔ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننے والوں کی طرح قضائے عمریاں ادا نہیں کرنی کہ رمضان گیا تو چھٹی ہوئی، اب اگلا ماہ رمضان آئے گا تو دیکھیں گے، اب جائے نماز لپیٹ کر الماریوں میں بند کر دو، اب قرآن کریم کو غلافوں میں چڑھا کر اپنے پرچھتیوں میں یا شیلفوں میں رکھ دو۔ نہیں، بلکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خشیت ہر وقت اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے اس حدیث پر عمل کرنا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

پھر مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استجاب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازہ فی المسجد)

پھر ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ میں لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے"۔ (جامع ترمذی)

تو دیکھیں یہ حدیث جہاں ہمیں یہ خوشخبری سنا رہی ہے کہ ذکر کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ گے اور مضبوط قلعہ میں اپنے آپ کو محفوظ کر لو گے۔ جس طرح بہت سے لوگوں نے رمضان میں محسوس بھی کیا، اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کہ جس طرح دعاؤں کے بعد ہمیں لگا کہ ہم ایک محفوظ حصار میں آ گئے ہیں۔ تو وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادات میں سستی دکھائی، اللہ کے ذکر سے لاپرواہی برتی، تو دشمن پھر حملہ کرے گا، شیطان پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے اس قلعہ میں آپ کے لئے مسلسل


ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی



آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش:237-0471,237-8468

دعاؤں اور عبادات کی ضرورت ہے۔اب مسلسل دعائیں کرتے رہیں گے، عبادات کرتے رہیں گے تو پھر اس مضبوط قلعہ میں رہ سکتے ہیں۔اللہ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے، اس میں کمزوری نہیں آنی چاہئے۔اللہ سے مدد مانگتے ہوئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے،اب اس میں باقاعدگی قائم رہنی چاہئے جو رمضان میں ہم سب تجربہ کر چکے ہیں،اور اس سے لطف اٹھا چکے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے کہا: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب مَیں دوں گا۔اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس برائی کے برابر سزا دوں گا یا اسے بخش دوں گا۔اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے مَیں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہے اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے مَیں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں۔اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو مَیں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو مَیں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کر دوں گا‘‘۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر والدعاء)

تو یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تحریص دلائی ہے کہ اس طرح مَیں معاف کیا کرتا ہوں۔اب یہ نہیں کہ بار بار معافی مانگو اور بار بار غلط کام کرتے چلے جاؤ اور میرے نافرمانی کرتے چلے جاؤ۔تو ہم میں سے جنہوں نے بھی اس رمضان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ کی مغفرت اور بخشش سے فائدہ اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جن فضلوں کے دروازوں کو ہم پر کھولا ہے، ہمارا کام ہے کہ اب اللہ کے فضلوں کو مانگتے ہوئے اسی التزام کے ساتھ اسی باقاعدگی کے ساتھ اس کے سامنے جھکتے ہوئے ان مغفرت اور بخشش کے دروازوں کو بند نہ ہونے دیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دروازے ہم پر کھلے رہیں اور ہماری کمزوری کی وجہ سے ہمارے قریب پہنچی ہوئی منزلیں کہیں ہم سے پھر دور نہ ہو جائیں، کہیں ہم راستے میں ہی تھک کر بیٹھ نہ جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دیتا رہے کہ جس طرح عبادات بجالانے کا حق ہے اسی طرح عبادات بجالاتے رہیں۔

حضرت عمر بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (ہمارا) ربّ رات کے درمیانی حصے میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی تُو اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن جائے تو ضرور بن‘‘۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الدعوات)

تو رمضان کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عادت ہمیں پڑ گئی کہ رات کو اٹھے اور تہجد کی نماز ادا کی، نوافل پڑھے۔اگر ہم اس عادت کو باقاعدہ کر لیں اور جاری رکھیں تو اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ہم بہت قریب ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا مطلب یہی ہے کہ آپ نے سب کچھ پالیا۔تو دعاؤں کے ساتھ پھر ایک بات یہ ہے کہ دعاؤں کے ساتھ، عبادات کے ساتھ جمعہ کے دن کا بھی ایک خاص تعلق ہے۔اس دن میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا وقت رکھا ہوا ہے جس میں بندے کی دعا سنی جاتی ہے اور پھر اس دور کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کا، اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا جمعہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔تو جمعہ کو بھی ہمیں خاص اہتمام سے منانا چاہئے۔بعض ایسی دعائیں ہیں، جماعتی دعائیں ان کے لحاظ سے بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔نوافل کے لئے بھی، گھر کے ہر فرد کو اٹھنا چاہئے۔جمعہ پڑھنے کے لئے تمام مردوں کو ضرور جانا چاہئے، کوشش کر کے بھی اور مساجد میں جمعوں کی حاضریاں بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں جیسے رمضان میں ہوتی تھیں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ’’جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے‘‘۔(حوالہ)

تو دعا کی طرف ہر وقت توجہ دیتے رہنا چاہئے۔کیا پتہ کس وقت وہ گھڑی آجائے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہو، قبولیت دعا کا وقت ہو۔تو ان تڑپنے والے دلوں کو جو حالات کی وجہ سے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، پاکستان میں مختلف جگہوں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ جمعوں کی رونق بڑھائیں۔اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات کا اظہار کریں۔اور جب پورے یقین کے ساتھ اس سے مانگیں گے اور اس سے مانگ رہے ہوں گے تو وہ بھی اپنے وعدوں کے مطابق سنے گا بھی اور آپ کی ضروریات بھی پوری کرے گا اور آپ کی دعاؤں کو قبول کرے گا اور آسانیاں پیدا فرمائے گا۔انشاء اللہ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کشائش کا انتظار کرنا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے لیکن مانگنے والے مانگنے سے تھکیں نہیں۔ بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔کیونکہ جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ اگر پھنس گئے تو پھر نئے سرے سے سفر شروع کرنا پڑے گا۔تو اللہ تعالیٰ مختلف رنگ میں دعائیں قبول کرنے کے نظارے ہمیں دکھاتا بھی رہتا ہے۔

تو یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ڈھارس بندھانے کے لئے، تسلی دینے کے لئے دکھاتا ہے تاکہ بندہ یہ تسلی رکھے کہ اگر خدا تعالیٰ دعا کے طفیل وہ کام کر سکتا ہے جن کو ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے، ان کو ہمیں حاصل کرنے کی یا ان کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی تو اس اللہ تعالیٰ میں یہ طاقت بھی ہے کہ یہ جو بظاہر مشکل اور بڑے کام نظر آتے ہیں ان کو بھی کر دے۔اس لئے صبر اور حوصلے سے دعائیں مانگتے رہنا چاہئے اور کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’دعا عبادت کا مغز ہے‘‘۔

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارہ میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو‘‘۔(ترمذی کتاب الدعوات)

پس اس حدیث کے مطابق بھی ہمیں دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ذاتی طور پر بھی، جماعتی طور پر بھی، ہر پریشانی اور مصیبت اور بلا سے بچائے۔اللہ تعالیٰ ان تمام مشکلات کو جن میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں جلد دور فرمائے، ہمیں مزید ابتلاؤں اور امتحانوں میں نہ ڈالے ہمیں ہر شر سے محفوظ و مامون رکھے۔اللہ تعالیٰ جلد تر ہمیں اپنے مخالفین پر غلبہ عطا فرمائے۔لیکن بات وہی ہے کہ ایک اضطراری کیفیت ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی ہوگی اور یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو ان کو کہہ کہ وہ تم سے بہت قریب ہے۔مَیں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں۔پس چاہئے کہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تاکہ کامیاب ہوں۔(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۲۹۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۶۴۸)

پس ہم بہت ہی بدقسمت ہوں گے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین نہ کریں۔یقین نہ کرنے والی بات ہی ہے کہ اگر ہم اس کے کہنے کے باوجود اس کا قرب نہ ڈھونڈیں، اس کو تلاش نہ کریں۔اور رمضان میں جو فضل ہم پر اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں ان کو بھلا دیں۔اور ایمان میں کمزوری دکھائیں۔اللہ نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسی حرکت کرنے والا ہو۔بلکہ ہمارے ایمانوں میں دن بدن ترقی ہو، زیادتی کے نظارے نظر آتے ہوں، ہر نیا دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اور قریب لانے والا دن ثابت ہو۔اس شکرگزاری کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان کی برکتوں سے فیضیاب کیا، ہم مزید اس کے حضور جھکتے چلے جائیں اور اپنی تمام حاجتیں اپنے پیارے خدا کے سامنے پیش کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اُسی


شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۲۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۱۶۲)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے“۔ (یعنی بندے اور خدا میں رشتہ پیدا کرتی ہے)

”اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے...... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن اور رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے“۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۲،۳۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۴۵۲)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیائے صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف و الہام کے واسطے سے اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے جب کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا“۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۔ مورخہ ۱۷ رجنوری ۱۹۰۵ء۔ صفحہ ۳۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ ۱۵۱)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ذاتی بھی اور جماعتی ترقی کا انحصار بھی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے اس میں کبھی سست نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق دعائیں کرتے رہیں۔ اپنے ایمانوں کو بھی بڑھائیں، اپنے عمل بھی اس طرح بنائیں جن سے خدا راضی ہو۔ کہیں بھی ہماری ذاتی انا ہمیں تقویٰ سے دور لے جانے والی نہ ہو۔ اور سچا تقویٰ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے عاجزی دکھانے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے۔ وہ شخص تو تمہاری آواز کو سن کر تم کو جواب دے گا۔ مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہ سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی اور تم ضرور اس آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی ہے کہ اس کی کوئی ہستی ہے۔ پس خدا کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست طریقہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ یا بات کریں یا دیکھ لیں۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جائے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی۔

تو یہ خطوط ملتے رہتے ہیں مختلف۔ ان سے ایسا تأثر ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں بہت سوں کو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوا ہے۔ بہت سوں کے پردے سرکنے شروع ہوئے ہیں، لیکن ابھی حقیقی معرفت حاصل کرنے کے لئے مزید محنت کی ضرورت ہے۔ ان حجابوں کو مکمل طور پر اٹھانے کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا، عبادات کی طرف اسی باقاعدگی سے توجہ کی ضرورت ہے جیسے رمضان کے مہینے میں توجہ رہی ہے ہم سب کی۔ تو جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ خلیفۂ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد ملتی چلی جائے گا اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔ انشاء للہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار جلد سے جلد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀ ...... ❀ ...... ❀❀❀

آپ کے خطوط - آپ کی رائے

## نفرت کی آندھی کے عنوان سے جو مضمون چل رہا ہے وہ دلچسپ ہے

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کے شامل حال رہے۔ آمین۔ اخبار بدر پڑھتا ہوں اور اپنی روحانی پیاس بجھاتا ہوں مورخہ ۱۵ جولائی ۲۰۰۳ء کا شمارہ نظر سے گزرا۔ نفرت کی آندھی کے عنوان سے جو مضمون چل رہا ہے وہ دلچسپ ہے میری ایک خواہش ہے وہ یہ کہ جس طرح آپ نے راجاؤں کا ذکر ترتیب کے ساتھ کیا ہے اسی طرح کبھی آپ تمام انبیاء کا ذکر ترتیب کے ساتھ تحریر کریں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں یورپ میں خاص کر اس چیز کی کمی محسوس ہو رہی ہے اور بچے تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں بتایا جائے کہ کون نبی کس کا بیٹا تھا کب دنیا میں مامور ہوا کتنا عرصہ رہا ان کے دور میں اور کون کون سے انبیاء علیہ السلام ان کے ساتھ تھے اور اس کے علاوہ جو ممکن ہو سکے تفصیل درج کریں تو یہ ہماری تشنگی دور کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

دیگر سب احباب کو محبت بھرا اسلام۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج۔ (طاہر احمد ہالڈن جرمنی)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233.

بقیہ صفحہ : ۱

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے بعض آیات قرآنی اور احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ فرمایا قرآن مجید میں ہے خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین معاف کرنے کا خلق پیدا کرو اچھی باتوں کا حکم دو جاہلوں سے اعراض کرو۔

فرمایا اگر عفو اختیار کیا جائے اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل ہو تو معاشرے میں فتنہ و فساد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی اپنے ظلم کا بدلہ لینا چاہے تو اس کے لئے قرآنی تعلیم یہی ہے کہ بدی کا بدلہ اتنا ہی ہے جتنا کوئی بدی کرے اور اس کیلئے بھی بہر حال ملکی قانون کا سہارا لینا ہوگا قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہئے۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر دو لیکن اگر ناقابل اصلاح شخص ہے تو پھر بہر حال ایسے شخص کو قانون کے تحت سزا دلائی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق جوڑے جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور برا سلوک کرنے والے سے درگزر کرے ایک اور حدیث میں ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ کا بندہ جس قدر کسی کو معاف کرتا ہے اللہ اس کو اتنا ہی عزت میں بڑھاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عفو کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ پھر فرمایا کہ ہر احمدی کو اس تعلیم کا عملی نمونہ بننا چاہئے اس لئے اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں [illegible] اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بلند حوصلہ والے ہوں اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق عفو اور درگزر کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

# ھندو دھرم میں جہاد بالسّیف

.......چوہدری خورشید پربھاکر درویش ھندی-قادیان.......

جنگ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے محققین کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ جنگوں میں گزرا ہے۔ اور یہ کہ پہلی جنگ سے آئندہ ہونے والی جنگ کا دائرہ زیادہ وسیع اور زیادہ مہلک وزیادہ قتل وغارت والا ہوتا رہا ہے۔

## ہندوؤں میں مضبوط جنگی نظام

وسط ایشیا سے نقل مکان کر کے آنے والی، غیر بھارتیہ آریّن قوم کے لوگوں کو بھارت کے اصلی باشندوں سے جنگ و جدل اور یدھ سے دوچار ہونا پڑا۔ اہل بھارت، غیر بھارتیہ آریّن لوگوں سے مغلوب ہوگئے۔ تو بہت سے اپنے ملک کے جنوبی حصوں میں بھاگ گئے۔ ان کو دراوڑ، کول، بھیل اور دسیو وغیرہ کا نام دیا گیا۔ اور جو جنگ میں ہار کر یہیں رہ گئے۔ انہیں غلام بنا لیا گیا۔ ان کے جملہ حقوق انسانی سلب کر لئے گئے۔ اُن کا فرض صرف آریّن لوگوں کی خدمت کرنا قرار دیا گیا ہے۔ ان کی ذہنیت ہی غلامانہ بنادی گئی۔

## ہندو سماج کی تنظیم

حالات پیش آمدہ، خاص کر جنگی دشواریوں اور دیگر پیچیدگیوں کے مدنظر آریّن معاشرہ کے لوگوں کو تین طبقات میں تقسیم کیا گیا۔ اور ہر طبقہ کے فرائض وحقوق متعین کئے گئے۔ ہندو قوم کے مقنن، منوجی مہاراج نے اپنی کتاب دستور منوسمرتی میں رگوید کی بنیاد پر مہاراجہ سے لے شودر تک کے حقوق و فرائض مقرر کر دیئے ہیں۔

## طبقہ برھمن

برھمن طبقہ کے درج ذیل فرائض مقرر کئے گئے ہیں:-

تمام قسم کے علوم کا پڑھنا، پڑھانا، سیکھنا سکھانا

تمام فنون خاص کر فنونِ جنگ میں مہارت کرنا۔ کروانا، مذہبی فرائض کی ادائیگی کرنا۔ کروانا اور پروہتائی پر فائز ہونا وغیرہ برھمن طبقہ کے پندرہ فرائض کی تفصیل منوسمرتی میں مفصل ہوئی ہے۔ (بحوالہ ستیارتھ پرکاش اردو ۱۵۶ دھم ایڈیشن مطبوعہ اپریل ۱۹۳۰ء) حکومت اور مذہب کی ترقی، بہبود اور استقلال کا انحصار برہمن طبقہ پر سمجھا جاتا ہے۔ برھمن کا رتبہ راجہ اور تمام لوگوں سے افضل واعلیٰ مانا جاتا ہے۔ برھمن دیوتا ہے سارے کاموں کی کلید اسی کے ہاتھ میں ہے۔ شودر طبقہ کی ساری دولت برہمن دیوتا کی قرار دی گئی ہے۔

## کھشتری اوراس کے فرائض

ہندو سماج کا دوسرا طبقہ کھشتریوں کا ہے۔ اُن کا مرتبہ برہمنوں سے کم تسلیم کیا گیا ہے۔ ساری قوم میں کھشتری تیسرا حصہ ہیں۔ جو کلیۃً فوج اور پولیس وغیرہ پر مشتمل، انتظامیہ کیلئے بنیانِ مرصوص کی حیثیت رکھتے ہیں۔

منوجی مہاراج نے کھشتریوں کے گیارہ فرائض متعین کئے ہیں۔

ملک میں امن، انصاف، رعیت کی حفاظت، نیک لوگوں کی مدد اور بُرے لوگوں، باغی اور بدکار لوگوں کا قلع قمع کرنا (شاستر کے مطابق صرف آریّن لوگ ہی نیک شریف اور مہذب مانے گئے ہیں۔ اور باقی سب لوگ غیر آریّن، دسیو، ذشٹ، بدکردار ناپاک قرار دیئے گئے ہیں۔ (رگوید منڈل نمبر ا سوکت نمبر ۱۵ منتر نمبر ۸)

اس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بھارت دیش میں آرین نسل کے لوگوں کے علاوہ غیر آریّن، وید کے منکرین، شودر، ملیچھ وغیرہ سبھی قوموں کے لوگوں کو تہ تیغ کرنا، ان کا سروناش وقلع قمع کرنا دیش سے نکال دینا کھشتریوں کا اولین فریضہ ہے۔ چنانچہ اتھر یہ برہمن پنچکا نمبر ۸ کنڈ کا نمبر ۱۴ میں آتا ہے کہ:

کل جانداروں کا پرتھایت کھشتری حاکم، سبھا ادھیکش، پاپی، جرائم پیشہ رعیت کے لوگوں کو کھانے والا، یا فناہ کرنے والا۔ دشمنوں کے شہروں کو غارت کرنے، بدوں کو قتل کرنے، ویدوں کی حفاظت کرنے اور دھرم کی حفاظت کیلئے پیدا ہوا ہے"۔ (بحوالہ آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۴۵ مصنفہ سوامی دیانند جی سرسوتی جیسا کہ آرین فاتحین نے بھارت کے اصلی باشندوں کو غارت کر کے جنوبی ہند کی طرف دھکیل دیا تھا۔

## "جنگ جوئی، جہاد بالسیف"

ہمیشہ جنگ و جدل و جہاد کیلئے تیار بہ تیار کمربستہ رہنا۔

جنگ کیلئے روح اور جسم کو سدا طاقتور اور بلوان بنائے رکھنا"

جنگ میں مضبوط، بےخوف اور بہادر بن کر، اس سے کبھی نہ ہٹنا۔ یعنی جنگ وقتال ہمیشہ جاری رکھنا۔

دوران جنگ پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا، یعنی اسطرح جان توڑ کر لڑنا کہ فتح یقینی ہو۔ اگر بظاہر بھاگنے سے یا دشمن کے ساتھ داؤ پیچ کھیلنے سے فتح ہوتی ہے۔ تو ایسا ہی کرنا

استر وشستر، ان دونوں ہتھیاروں کا دھارن کرنا کھشتریوں کا کام ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے نمبر ۱۰ اشلوک نمبر ۷۹ صفحہ ۴۰۵ مترجم لالہ دیال جی)

اسلحہ، ہتھیاروں سے فتح حاصل کرنا، لڑائی میں نہ بھاگنا، یہ دونوں کام (کھشتری) راجہ کا دھرم ہے"۔ (منوسمرتی ادھیائے نمبر ۱۰ اشلوک نمبر ۱۱۹ صفحہ ۴۱۳)

## حواداری

ہمیشہ پُر جلال رہنا، عاجزانہ خیالات (اور ہمدردانہ جذبات) سے مبرا و بالا رہنا۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۶)

اپنے پر بھروسہ رکھنا، مستقل مزاج رہنا۔

ملک کی احیاؤ بقا اور نشو ونما کیلئے افواج یعنی کھشتری ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتے ہیں۔

بہادری: سینکڑوں اور ہزاروں میں بھی اکیلے کو خوف نہ ہونا۔

ہوشیاری: راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں ہوشیار ہونا۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۶)

## ویش کے فرائض

ہندو سماج کے تیسرے طبقہ کی ذمہ داری ہے کہ تمام اقتصادی مالی، سماجی ضروریات کی مکمل طور پر پورتی اور ادائیگی کے سامان کرے۔

زراعت کھیتی باڑی، غلہ اور زمین سے پیدا ہونے والی جملہ اشیاء نباتات وغیرہ وافر مقدار میں مہیا رکھنا۔ غلّہ کے علاوہ بھیڑ بکری، گائے، بھینس، گھوڑا، گدھا، اونٹ، ہاتھی، دریائی اور آبی جاندار چرند، پرند، درند ہر قسم کے جانور خاطر خواہ مقدار میں مہیا اور موجود رکھنا۔ خاص کر وہ اشیاء وافر مقدار میں مہیا کرنا جن کی افواج کو ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ہر قسم کی تجارت بنک کاری، معاشیات کا بہترین انتقال نظام اس طبقہ کے فرائض میں شامل ہے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۷)

حکومت، محکمہ مال واقتصاد کا بہت کچھ انحصار ویش طبقہ کے لوگوں پر ہے۔

## شودر کے فرائض

(منو رسمرتی ادھیائے نمبر ا اشلوک نمبر ۱۹۱)

شودر (غلام) طبقہ کا فرض ہے کہ وہ آریّن قوم کے تینوں طبقات کی دل وجان سے سیوا کرے اور انہی سے اپنی روزی روٹی پاوے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۷) جنگ کے زمانہ میں اس گروہ کی اہمیت بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔ جنگ کے ہر مورچے پر شودر لوگوں سے کام لیا جاتا ہے۔ شودر کی ذات اور مال سب کچھ اس کے مالک کا ہے"۔ (منوسمرتی ۸:۴۱۷)

ہندو معاشرہ کی تشکیل سے ظاہر ہے کہ کھشتریوں کا قیام صرف جنگ وجدل جاری رکھنا ہے۔ باقی سارا ملک ان کی پشت پر معاون ہوتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جنگ کے نتیجہ میں افراتفری، تباہی اور بدامنی پیدا ہوا کرتی ہے۔ جسے طاقت کے استعمال سے دبانا کھشتریوں کا دھرم ہے۔ کھشتریوں کے ہوتے ہوئے کسی بیرونی بھرتی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن اگر کسی دور میں کھشتریوں کی تعداد میں کمی محسوس ہونے لگے تو ہندو دھرم گرنتھوں اور شاستروں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو قوم نے اشاعتِ مذہب اور وسعت جہانگیری دونوں اغراض کی خاطر جنگ و جہاد کیا۔ تاریخی شواہد اس کی تائید کرتے ہیں۔

## جنگ میں آریوں کی حفاظت

نیک اور پارسا لوگوں کی ذیل میں صرف آرین نسل کے لوگ شمار ہوتے ہیں (رگوید منڈل نمبر ا سوکت نمبر ۱۳۰ منتر ۸)

ترجمہ: اندرا اپنے آریہ بھگتوں کو جنگوں میں بچاتا ہے۔ وہ (خدا) جو اس کو اَن گنت، بیشمار موقعوں پر محفوظ رکھتا ہے۔ کُل جنگوں میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو جو یگیہ نہیں کرتے، آدمیوں یعنی آریوں کے فائدہ کیلئے مفتوح ومقہور کرتا ہے"۔ (رگوید آدی بھاشہ بھومکا صفحہ ۴۶ مصنفہ پنڈت دیانند جی سرسوتی۔ مترجم نہال سنگھ آریہ نواسی کرنال- پنجاب-موجودہ ہریانہ میں)

## جنگ میں فتح کیلئے دُعا

(یجروید ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰)

ترجمہ: مَیں اس محافظ کائنات صاحب جاہ و جلال، نہایت زور آور، فاتح کُل، تمام کائنات کے راجہ، قادرِ مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو، جس کے آگے تمام زبردست بہادر سرِ طاعت خم کرتے ہیں۔ جو انصاف سے مخلوقات کی حفاظت کرنے والا اندر ہے۔ ہر جنگ میں فتح پانے کیلئے مدعو کرتا ہوں۔ اور (اس کی) پناہ لیتا ہوں۔ وہ اعلیٰ حشمت و دولت کا عطا کرنے والا، قادر مطلق ایشور ہمارے تمام کاروبار سلطنت میں اَمن وامان، فتح ونصرت اور خیر وعافیت قائم رکھے"۔ (رگوید آدی بھاشہ بھومکا صفحہ ۱۴۱ یجر وید ادھیائے ۲۰ منتر ۵۰ صفحہ ۴۰۸)

## پُر جوش جنگی خطاب

(اتھروید کانڈ نمبر ۱۶ انوواک نمبر ۰ اورگ ۷ منتر ۳)

ترجمہ: اے دشمنوں کو مارنے والے اصول

جنگ میں ماہر، بے خوف و بے ہراس، پُر جاہ و جلال، عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو، پرمیشور کے حکم پر چلو اور بدفرجام دشمن کو شکست دینے کیلئے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدانوں میں دشمن کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور رُوئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم رونن تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور شجاعت سے دشمن کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو"۔ (بحوالہ رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۱۴۳)

اتھرو ید کی اس دعا کے کلمات میں ہر ایک کو، چاہے وہ فوج میں ہو، یا نہ ہو۔ جنگ کرنے پر آمادہ کیا گیا ہے۔ ماضی کے تابناک کارناموں کی یاد دلا کر ان کے اندر قتل و غارت، جنگ و جدل کا جذبہ اور جوش بھر دیا گیا ہے۔

## وید کو چھوڑ کر اپنا الگ طریقہ دین رکھنے والوں کے بارے میں رگوید کا فرمان

(رگوید منڈل نمبر ۱۰ سوکت نمبر ۲۲ منتر ۸)

ترجمہ:- ہم ہر چہار طرف سے دسیو (وید کے علاوہ) اپنا مذہب رکھنے والی قوموں سے گھرے ہوئے ہیں۔ وہ یگیہ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے، ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ (گویا) انسان نہیں ہیں۔ اَے دشمنوں کے ہلاک کرنے والے! قتل کر ان کو، اور داسہ قوم کو برباد کردے"۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۲۲ منتر ۸)

(اے ہسٹری آف سویلیزیشن اِن انشنٹ انڈیا صفحہ ۵۷ مصنفہ پنڈت رمیش چندر دت بحوالہ مراۃ الجہاد صفحہ ۲۶۳)

ترجمہ: جو راجہ لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خواہش میں پیٹھ نہ دکھا کر اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اس سے کبھی نہیں ہٹنا چاہئے ہاں کبھی کبھی دشمن کو مغلوب کرنے کی غرض سے ان کے سامنے سے چھپ جانا واجب ہے۔ کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کر سکیں، ویسے ہی کام کرنے چاہئیں جیسے شیر غصہ میں آکر سامنے آتا ہے۔ اور ہتھیاروں کی آگ سے فوراً مارا جاتا ہے۔ ویسی ہی بیوقوفی کر کے نیست و نابود نہ ہو جائیں"۔

(منو سمرتی ادھیائے ۷ شلوک صفحہ ۸۹ بحوالہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۰ ایڈیشن دہم ۱۹۳۰)

یہاں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ جنگ میں فتح پانا ہی اصل مقصد ہے۔ چاہے اس کیلئے فریب دھوکہ بے اصولاپن ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔

## ایشور کا حکم "یدھ کرنا"

ایشور ہدایت فرماتا ہے۔ کہ اے حاکم لوگو تمہارے آتشین ہتھیار (مزائل وغیرہ) از قسم اَستر اور توپ، تفنگ، تیر، تلوار وغیرہ مخالفوں کو مغلوب کرنے اور ان کو روکنے کیلئے قابلِ تعریف اور مضبوط ہوں۔ تمہاری فوج تعریف کے لائق ہو۔ تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتح یاب ہوتے رہو۔ لیکن جو شخص برے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔ اس کو مندرجہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں...." (رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۹ منتر ۲ بحوالہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ اپریل ۱۹۳۰ء اردو ایڈیشن باردہم)

## صلح و دوستی میں دغابازی

کوئی دشمن اس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں و کمزوریوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے اعضاء کو چھپائے رکھتا ہے اس طرح دشمن کے قبضہ میں آجانے والے رخنہ و کمزوری کو پوشیدہ رکھے" (منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۰۵ بحوالہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۴)

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کی تاک میں رہتا ہے ویسے ہی ضروریات کی فراہمی کیلئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور دولت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کیلئے شیر کی مانند طاقت کو کام میں لادے۔ اور چیتے کی مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے۔ نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دُور بھاگ جائے۔ اور بعد ازاں اس کو حکمت سے پکڑے۔ منوسمرتی ۱۰۶ بحوالہ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۴ مترجم کرپارام جگرانوی)

اس طرح راجہ سام صلح و ملاپ سے۔ وام روپیہ دیکر، ونڈ، سزا دیکر، دشمن کی فوج میں پھوٹ ڈال کر دشمن کو اپنے قابول میں کرے"۔ (منوسمرتی ۷:۱۰۶ صفحہ ۲۲۵)

جب رعایا پرور راجہ کو کوئی اپنے سے چھوٹا، خواہ برابر کا، خواہ بڑا جنگ کیلئے للکارے، تو کھشتری دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلو تہی نہ کرے۔ بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس سے اس طرح جنگ کرے جس سے اپنی فتح ہو۔

(منوسمرتی ادھیائے ۷ منتر ۸۷ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۰)

"جب (راجہ) آپ سمجھ لیوے کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہوگی، تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجہ کی پناہ ہو لیوے"۔ (منو ۷:۱۷۵ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۱)

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی محسوس ہو تو دشمن کو بہ تحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے اور اپنی جگہ مقیم رہے"۔ منوسمرتی ۷:۱۷۲)

جس کی پناہ لی ہو۔ اگر اس کے کاموں میں نقص دیکھے تو اس سے بھی اچھی طرح بلا اندیشہ جنگ ہی کرے"۔ (منو ۷:۱۷۶ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۱)

جب راجہ دشمن کو نہایت طاقتور پائے تب فوج کو دو چند یا دو قسم کی کر کے اپنی مطلب براری کرے"

(منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۷۳)

سندھی (صلح) کر کے دشمن سے میل کرے۔ خواہ اس سے مخالفت کرے۔ مگر موجودہ اور آئندہ وقت میں کرنے کے کام برابر کرتا رہے۔

(منوسمرتی ۷:۱۹۳ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۰)

نوٹ: یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے۔ یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۰ از سوامی دیانند جی سرسوتی)

جب لڑائی کے پیچھے اپنی لڑائی کو یقیناً جانے اور اس وقت تھوڑے ہی دھن وغیرہ کا نقصان دیکھے، تب صلح کرے لیکن جب اپنی پراکرت (ماحول) کو بلوان دیکھے، اور اپنے کو نہایت اونچا (قوی) دیکھے، تب بگاڑ کرے"۔ (منوسمرتی ۷:۱۶۹:۱۷۰ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۱)

راجہ شبھ مہینہ اگھن (مگھر) میں دشمن کے اوپر جاترا (چڑھائی) کرے۔ خواہ پھاگن میں یا چیت میں اپنی فوج کے موافق جاترا کرے۔ دوسرے وقت پر کبھی جب اپنی فتح یقینی جانے، تب بگاڑ کرنے بھی جاوے۔ اور دشمن کے اوپر جب دکھ، مصیبت دیکھے، تب بھی جاوے"۔ (منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۸۲، ۱۸۳ مترجم لالہ سوامی دیال جی)

یہ ایام عام طور پر غلہ اور چارہ وغیرہ کے لحاظ سے سخت ہوتے ہیں۔

مندرجہ احکامات ایسے ہیں۔ جو صلح میں فریب اور دھوکا دینے کیلئے دیئے گئے۔ اگرچہ سبھی افواج دورانِ جنگ بہت سے داؤ پیچ والے حربے اختیار کرتی ہیں۔ لیکن صلح کر کے دغا بازی کرنا، جائز نہیں۔

کسی کی پناہ میں آکر بڑے دشمن سے بچ جانا اور اپنی بقاء ترقی پر چلتے رہنا، پناہ دہندہ کا ناقابل فراموش عظیم احسان ہے۔ مگر اندر ہی اندر اُس محسن کے خلاف پلان بنا کر موقعہ ملنے پر اسی کے خلاف جنگ کر کے پناہ دہندہ کو برباد کر دینا پرلے درجہ کی احسان فراموشی ہے۔

اس طرح مواعید و ثاق سے اعتماد اٹھ سکتا ہے اور قوموں میں ایک دوسرے پر بھروسہ اور امن و چین مفقود ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی قوم قحط سالی اور دیگر سماوی آفات میں گرفتار ہو۔ تو انسانی ہمدردی کے مدنظر شرفا، اور حکومتیں، مصیبت زدہ ملک و قوم کی ہمدردی کرتے ہیں۔ یہ مہذب دنیا کا دستور ہے۔ مگر منوسمرتی کے احکامات، جو رگوید پر مشتمل ہیں۔ کے مطابق یہی ایک سنہری موقعہ ہے کہ کسی ملک پر دکھ مصیبت دیکھے۔ تب اس ملک پر چڑھائی کر کے اسے تباہ کر کے دکھ دے اور خود حکمران بن جائے۔ ایسا کرنا انسانیت سے دور بلکہ ظلم کی انتہاء ہے۔ (جاری)

## جماعتوں میں ہومیو پیتھک کلینک کے قیام سے متعلق

### ضروری اعلان

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے منشاء مبارک کے تحت جماعتوں میں ہومیو پیتھک کلینک کے اجراء کی کارروائی ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کام میں وسعت پیدا کرنے کیلئے مکرم سید داؤد احمد صاحب انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری قادیان یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء صاحبان سے خواہش کی جاتی ہے کہ اگر آپ کی جماعت میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری قائم نہیں تو ان کے جلد تر قیام کا انتظام کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کتاب کے نسخے قادیان میں دستیاب ہیں اس کے استعمال سے شروع میں چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا جا سکتا ہے جس سے مخلوقِ خدا کی خدمت ہوتی رہے اور علاقہ میں جماعت کا اچھا تاثر بھی قائم ہو اور جماعت کے خلاف غلط تاثر کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے"۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

## نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سمیرا عاشی ایم اے اردو 1st Year میں میرٹ آنے پر وظیفہ کی حقدار قرار پائی تھی۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ سال ۲۰۰۳ء میں گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر سے ایم اے اردو میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے میڈل حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ کامیابی بابرکت کرے اور جماعت کیلئے اسے مفید وجود بنائے۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (فرید احمد قادیان)

## بدر کی قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

# محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

عبدالرؤف خان سویڈن

۲۴ر دسمبر ۲۰۰۲ء خاکسار جب لاہور سے بذریعہ ریل ربوہ پہنچا تو گھر میں داخل ہوتے ہی یہ نہایت افسوس ناک خبر سننے میں آئی کہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب ۲۳ر دسمبر کی صبح کو بقضاء الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میرے لئے یہ خبر نہایت گہرے صدمہ کا باعث ہوئی کیونکہ میر صاحب سے میرا تعلق اکتوبر ۱۹۶۴ء میں قائم ہوا جبکہ آپ کوپن ہیگن ڈنمارک میں بطور مبلغ سلسلہ مقیم تھے۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ محبت اخوت اور پیار کا تعلق بڑھتا ہی رہا۔ میر صاحب کی شفقتوں کا سمندر بہت گہرا اور وسیع تھا۔ میں تو ان کی خدمت میں سوائے عقیدت کے اور کچھ پیش نہیں کر سکا۔ مگر ان کی شفقتوں اور دعاؤں کا سلسلہ زائد از ۳۸ سال جاری رہا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ میر صاحب کو اپنی رضاء کی جنتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان کی دعاؤں کو میرے اور میرے عزیزوں کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

میر صاحب کی ذات اوصاف حمیدہ کا ایک خوشنما گلدستہ تھی جس کی خوشبو اس ناچیز کی روح کو ہمیشہ تازگی بخشتی رہے گی۔ اپنے ایک بہت ہی پیارے محسن کی یاد میں دل مغموم ہے۔ ان کی جدائی سے اس عاجز کی زندگی میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم نقصان کی تلافی فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۱۹۶۴ء میں ڈنمارک میں محترم میر صاحب سے ملاقات کی تقریب خدائی تصرف کے تحت یوں پیدا ہوئی کہ میں جدہ میں اپنی ملازمت سے فارغ ہو کر ڈنمارک میں ایک Post Graduate کورس کیلئے آ رہا تھا۔ دل میں سخت گھبراہٹ تھی کہ نہ معلوم وہاں کیسے حالات پیش آئیں۔ میں نہ تو کسی کو وہاں جانتا ہوں اور پھر زبان کا مسئلہ الگ درپیش تھا۔ جدہ سے ربوہ خط وکتابت کر کے کسی احمدی کے ڈنمارک میں موجود ہونے کا علم حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔ میں ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو جدہ سے روانہ ہو کر تین بیروت رکا۔ جہاں میرا قیام امریکن یونیورسٹی کے قریب ایک ہوٹل میں تھا۔ بیروت سے کوپن ہیگن ڈنمارک کیلئے میری فلائٹ SAS سے تھی۔ ایئرپورٹ پر پہنچ کر میں نے اپنا سامان SAS کے کاؤنٹر پر جمع کروایا اور بورڈنگ پاس حاصل کر کے وہیں قریب ایک بنچ پر بیٹھ گیا اسی اثنا میں ایک شخص SAS کے کاؤنٹر پر وہاں عملہ سے بات کرنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کوپن ہیگن جا رہے ہیں۔ یہ اس لفافہ میں میری بیوی اور بچے کے ہوائی جہاز کے ٹکٹ ہیں۔ اگر آپ یہ لے جائیں اور انہیں پہنچا دیں تو وہ اگلی ہی فلائٹ سے یہاں آ سکتے ہیں۔ میں نے ٹکٹ لے لئے۔ اور ان کے کوپن ہیگن میں مقیم عزیز کا ایڈریس اور ٹیلی فون نمبر لے لیا۔ میں کوئی شام ۴ بجے کوپن ہیگن پہنچا۔ ہوٹل میں اپنا سامان وغیرہ رکھ کر نیچے Reception میں گیا۔ اور ان سے کہا کہ مجھے اس فون پر بات کروا دیں۔ چنانچہ میں نے انہیں فون پر بتایا کہ میں ابھی ابھی بیروت سے آیا ہوں۔ آپ کے ٹکٹ میرے پاس ہیں وہ آ کر لے جائیں۔ وہ آدھ گھنٹے کے اندر ہوٹل پہنچ گئے۔ ٹکٹ لینے کے بعد اپنی دوکان کا پتہ مجھے دے گئے اور کہا کہ اگر کبھی موقع ملے تو میرے پاس ضرور آئیں۔ اگلے ہی روز صبح میں ہوم منسٹری کے دفتر گیا۔ جن کی طرف سے مجھے کورس مکمل کرنے کیلئے وظیفہ دیا گیا تھا۔ اپنی پڑھائی شروع کرنے کے بارہ میں ضروری ہدایات لیکر جب میں رخصت ہونے لگا تو ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ ہوم منسٹری کے سیکرٹری سے میں نے پوچھا کہ یہ جگہ یہاں سے کتنی دور ہے۔ کہنے لگے کہ بالکل نزدیک ہے۔ تم پیدل یہاں سے جا سکتے ہو۔ چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ یہ انہی صاحب کی قالین کی دوکان تھی جو کل مجھے ہوائی جہاز کے ٹکٹ ہوٹل آ کر لے گئے تھے اور جاتے ہوئے تاکید کر گئے تھے کہ اگر کبھی فرصت ہو تو اس پتہ پر ملنا۔ ان کا نام ملتبی صاحب تھا۔ باتوں باتوں میں مجھے کہنے لگے کہ کیا تم کسی مسلمان کو یہاں جانتے ہو۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ کہنے لگے کہ یہاں ایک احمد احمد نام کے صاحب ہیں۔ جو مبشر ہیں یعنی تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا ہو نہ ہو یہ کوئی احمدی ہونگے۔ میں نے ان سے کہا کیا ان سے ملا جا سکتا ہے۔ تو کہنے لگے میں ابھی فون پر ان سے بات کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے فون کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک مسلمان مہمان بیٹھے ہیں جو کل ہی کوپن ہیگن پڑھائی کے سلسلہ میں آئے ہیں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے جب فون لیا تو آگے محترم میر صاحب تھے۔ پوچھا کہاں سے ہو۔ میں نے بتایا کہ میں احمدی ہوں۔ اور لاہور سے ہوں۔ اس وقت جدہ سے یہاں آیا ہوں۔ کہنے لگے کس خاندان سے تعلق ہے۔ میں نے کہا ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے خاندان سے۔ کہنے لگے فوراً چلے آؤ۔ یہاں آ کر بات ہوگی۔ جہاں بیٹھے ہو اس دوکان کے بالکل سامنے سے نمبر ۶ ٹرام لیکر چڑیا گھر کے سٹاپ پر اتر جاؤ۔ وہاں سے Blue Bus ملے گی جو تمہیں Rodovre لے آئیگی۔ فلاں سٹاپ پر اتر جانا۔ میں تمہیں لے لونگا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں میں میر صاحب کے پاس تھا۔ جس بات کیلئے میں بہت پریشان تھا کہ پردیس میں کیسے گزر ہوگی۔ خدائی تصرت نے یہ مشکل ایک دن میں ہی حل کر دی۔ پھر تو ہر Week End اور جمعہ کی نماز میر صاحب کے پاس گزرتی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

کوپن ہیگن ڈنمارک کا دارالخلافہ ہونے کے علاوہ سیکنڈے نیویا کا داخلی دروازہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس شہر میں کوئی معقول جگہ مشن ہاؤس کیلئے حاصل کرنی بہت مشکل تھی۔ چنانچہ میر صاحب نے اپنی تقرری کے پہلے دو سال ایک چھوٹی سی جگہ جو کہ تہہ خانہ میں تھی گزارے جہاں نہ تو خاطر خواہ ہیٹنگ کا انتظام تھا نہ کچن وغیرہ کی سہولت موجود تھی۔ لیکن محترم میر صاحب نے یہ سب بڑی بشاشت سے گزارا۔ ۱۹۶۴ء کے اوائل میں بڑی تگ ودو کے بعد ایک چھوٹا سا رہائشی فلیٹ جو کہ صرف ایک کمرہ کا تھا۔ کسی ایسی خاتون سے ایک سال کیلئے کرایہ پر ملا۔ جو کہ کسی ضرورت کے تحت ایک سال کیلئے امریکہ جا رہی تھی اور اس عرصہ کیلئے اپنا فلیٹ کرایہ پر میر صاحب کو دے گئی۔ جب میری ملاقات محترم میر صاحب سے ہوئی۔ تو میر صاحب کی رہائش، مشن ہاؤس کی تمام Activities اس ایک کمرہ کے فلیٹ میں انجام پائیں۔ جمعہ کے روز ۶ سے ۷ افراد تک اسی ایک کمرہ میں نماز جمعہ ادا کرتے۔ اسی کمرہ کے ایک جانب ہلکی سی پارٹیشن کر کے کچن بنا ہوا تھا جس میں محترم میر صاحب اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کر کے جمعہ میں آنے والے احباب کو پیش کرتے۔ کیونکہ سب ہی لوگ بڑی دور دور سے جمعہ کی نماز کی ادائیگی کیلئے حاضر ہوتے۔ خاکسار اور میر صاحب کے علاوہ چند دوست یعنی مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن حسین زین صاحب کمال احمد کو اپین صاحب اور محترمہ مریم مبریا نے مولر تھیں۔ عیدین کی نمازوں کیلئے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ میر صاحب کوئی ہال کرایہ پر لے لیتے۔ جس میں عید کی نماز ادا کی جاتی۔ اور اسی جگہ ہلکی پھلکی Refreshment بھی دی جاتی میرے آنے کے بعد پہلی عید الفطر غالباً جنوری یا فروری ۱۹۶۵ء میں تھی مجھے میر صاحب نے Odense سے بلا بھیجا۔ ایک دن پہلے آ کر میں نے اور میر صاحب نے ایک مصری نژاد دوست مسٹر نوبی کے باورچی خانہ میں عید کیلئے کھانا تیار کیا۔ اور اس طرح میں اور میر صاحب تقریباً رات ایک بجے کھانا وغیرہ تیار کر کے فارغ ہوئے اور اپنی رہائش کی جگہ پر پہنچے۔ میر صاحب کی دلربا شخصیت نے یہ محسوس ہونے نہیں دیا کہ رات بہت گزر چکی ہے۔ اور نہ ہی تھکن کا کوئی احساس ہوا۔ بعد میں بھی جب باقاعدہ مشن ہاؤس اور مسجد نصرت جہاں کی تعمیر ہو چکی میر صاحب کا دستور رہا کہ جمعہ کے روز مہمانوں کیلئے کھانے کا اہتمام اپنی نگرانی میں کرتے اور یہ شام کی نشست نہایت خوشگوار ہوتی۔ اس مجلس کے ایک مہمان مستقل Molinoshi رہے۔ جو بلا ناغہ جمعہ کے روز مسجد حاضر ہوتے۔ مسجد میں آنے والوں کی یہ مہمان نوازی محترم میر صاحب بڑی محبت اور اخلاص سے کرتے تھے جسے دیکھ کر ہر انسان کا دل ان کی محبت میں گداز ہو جاتا۔ خاکسار سے محبت اور اخلاص کا تعلق تو تادم وفات رہا۔ ربوہ میں بھی خاکسار ہر سال موسم سرما میں ربوہ جاتا تو سب سے پہلے میر صاحب سے ملاقات ہوتی۔ گھر میں گھنٹوں بٹھاتے۔ بعض اوقات اگر کوئی دوسرا فرد موجود نہ ہوتا تو خود اپنے ہاتھ سے چائے اور کھانا وغیرہ بنا کر مہمان نوازی کرتے۔ گویا مہمان نوازی آپ کو اپنے والد بزرگوار حضرت سید میر اسحاقؓ سے ورثہ میں ملی تھی۔

میر صاحب کی یہ عادت نہیں تھی کہ لمبی بحثوں میں پڑتے۔ بات کرنے کا انداز نہایت دلنواز ہوتا۔ اپنے دوستوں سے نہایت اخلاص اور محبت کا تعلق تھا یہ خاکسار تو ۱۹۶۴ء سے لیکر تادم حیات آپ کی بے پناہ محبت اور توجہ کا مورد رہا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

بات کو سمجھانے کا انداز نہایت دلربا اور پیارا تھا۔ ایک بار خاکسار نے سوال کیا کہ میری اہلیہ کہتی ہیں کہ شام کے وقت تلاوت قرآن کریم نہیں کرنی چاہئے۔ فرمانے لگے خان صاحب (میر صاحب خاکسار کو محبت سے اس طرح مخاطب فرماتے تھے) کبھی آپ نے قادیان میں یا ربوہ میں رمضان مبارک کے مہینہ میں قرآن کریم کا درس سنا ہے۔ خاکسار پر فوراً روشن ہو گیا کہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ قادیان میں حضرت مصلح موعود کا درس قرآن کریم رمضان المبارک میں اکثر عصر کی نماز کے بعد شروع ہو کر مغرب کی اذان تک ہوتا تھا۔

ڈنمارک سے سویڈن میں مستقل رہائش کے بعد بھی خاکسار اکثر ہفتہ اتوار میر صاحب کے ساتھ کوپن ہیگن میں ہی گزارتا تھا۔ ایک صبح میر صاحب نیچے تشریف لائے اور خاکسار کی نظمیں ریکارڈ کی ہوئی لگا دیں۔ رہائشی مکان کا لاؤڈ سپیکر بھی کھول دیا۔ صبح کا وقت تھا۔ خاکسار نے خیال کیا کہ اہل خانہ کو صبح صبح لاؤڈ سپیکر کی آواز سے Disturb کرنا ٹھیک نہیں میر صاحب شائد اوپر والا لاؤڈ سپیکر بند

کرنا بھول گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اوپر والا لاؤڈ سپیکر کھلا ہے۔ بچوں کو صبح سویرے اس طرح Disturb کرنا شائد ٹھیک نہیں۔ تو میر صاحب نے فرمایا۔ خانصاحب! نظمیں سننے دیں۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں نہیں سنیں گے تو کچھ اور سنیں گے۔

اس ایک ہی فقرے سے محترم میر صاحب نے تمام بات روشن کردی۔ ذہن خالی نہیں رہتا۔ اگر اچھی بات کان میں نہیں ڈالیں گے تو بری باتیں کانوں میں پڑیں گی۔ انسانی ہمدردی میں بھی میر صاحب کا نمونہ قابل تحسین تھا۔ کوپن ہیگن کی بات ہے۔ غالباً ۷۲-۱۹۷۱ء کی بات ہے رات ایک بجے فون کی گھنٹی بجی میر صاحب نے فون اٹھایا تو ایک غیر احمدی دوست بول رہے تھے کہ میرے کمرے میں ہم دو غیر احمدی دوست رہتے ہیں۔ میرے ساتھی کی والدہ پاکستان میں فوت ہوگئی ہیں۔ جن کے صدمہ سے میرا ساتھی تقریباً نیم پاگل ہوگیا ہے۔ دیواروں سے ٹکریں مار رہا ہے اور کسی طرح میرے قابو میں نہیں آرہا۔ میر صاحب نے اسی وقت ٹیکسی لی اور اسی وقت ان کے گھر پہنچے اور غیر احمدی نوجوان کو تسلی دی۔ اور ہر طرح سے اس کے غم کو ہلکا کیا۔ اسی کشمکش میں میر صاحب صبح کے تین بج گئے۔ جب تک وہ غیر احمدی نوجوان کی حالت تسلی بخش نہیں ہوئی میر صاحب مشن ہاؤس واپس نہیں آئے۔

مکرم میر صاحب خدمت خلق میں ہمیشہ صف اوّل میں تھے۔ مسلم-غیر مسلم- احمدی اور غیر احمدی کا کبھی کوئی سوال ان کے ذہن میں نہیں آتا تھا۔ سب سے یکساں شفقت کا سلوک فرماتے ۷۲-۱۹۶۹ء کے دوران پاکستان سے احمدی-اور غیر احمدی نوجوانوں کا ایک ریلہ ڈنمارک میں روزگار کی تلاش میں پہنچا۔ ان میں اکثر غیر احمدی نوجوان تھے۔ جنہیں میر صاحب نے مشن ہاؤس میں ٹھہرایا۔ ان دنوں مشن ہاؤس کے تہ خانہ میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوئی۔ یہ سب غیر احمدی نوجوان اس وقت تک مشن میں قیام پذیر رہے جب تک ان کا اپنا خاطر خواہ رہائش کا انتظام نہیں ہوا۔ ۱۹۷۹ء کا ذکر ہے کہ دسمبر کی ایک صبح میں اپنے کام پر جانے کیلئے تیاری میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میر صاحب نے کوپن ہیگن سے فون کیا تھا۔ بتایا کہ مکرم محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا ہے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی یونیورسٹی کے فزکس کے ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسروں سے جا کر ملوں اور انہیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں بتادوں اور پوچھوں کہ ڈاکٹر صاحب کو نوبل انعام کس تحقیق کی بناء پر ملا ہے۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کا تعارف سب حلقوں میں ہوجائے۔ چنانچہ میں نے ارشاد کی تکمیل کردی۔

میر صاحب بے شمار صفات حسنہ کے مالک تھے۔ محبت اور اخلاص کے پیکر، دُعا گو، اور ایک باوفا دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل سے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور مجھ جیسے گناہ گار کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقاء دوام لا ساقی

بقیہ صفحہ ( 11 )

طرح ایک اور موقع پر میں بیمار تھا تو حضور نے میرے گھر کھانا بھجوایا۔ الغرض کیا کیا بیان کروں۔ حضور تو سراسر محبت کا چشمہ تھے۔

اردو کلاس میں اکثر حضور کی طرف سے دعوت کا انتظام ہوتا تھا۔ گو میں اردو کلاس میں شامل نہ ہوتا تھا لیکن ہر کلاس کے بعد حضور از راہِ شفقت نہ صرف میرا حصہ بلکہ میری بیوی کا حصہ بھی بھجوا دیتے تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کو بھلانا کم از کم میرے لئے آسان نہیں۔

چلڈرن کلاس محمود ہال میں ہوتی تھی۔ کلاس میں جانے کیلئے حضور دفتر سے گزر کر محمود ہال میں جاتے تھے۔ حضور رحمہ اللہ جب دفتر سے گزر کر محمود ہال میں جاتے تو اکثر خاکسار کی میز کے پاس ٹھہر جاتے اور بے حد شفقت سے پوچھتے پیر جی کیا حال ہے اور ایسا خدا کے فضل سے ہر بار ہوتا تھا۔

حضور نے اپنی آخری شہرہ آفاق کتاب Revelation Rationality Knowledge And Truth کے Acknowledgements کے صفحہ ۱۲ پر جن الفاظ میں اس خاکسار کا اور بشیر صاحب کا ذکر فرمایا ہے وہ میرے لئے ایک ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ اس پر میں جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کروں کم ہے۔ جب تک یہ کتاب صفحہ ہستی پر موجود ہے میرا نام بھی اس میں موجود رہے گا۔ حضور اس میں فرماتے ہیں:

''دو خادم بشیر احمد اور پیر محمد عالم نے اس کتاب کی تیاری میں میری معاونت کرنے والے سکالرز کا جو کہ میرے دفتر میں کام کرتے تھے بہت ہی خیال رکھا۔ جب سکالرز ساری ساری رات کام کرتے تھے تو یہ دونوں بشیر صاحب اور پیر صاحب رات بھر ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ بعض دفعہ یہ خاموشی سے انہیں کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرتے اور یہ پرواہ نہ کرتے کہ وہ خود بھوکے ہیں''۔

حضور کے ساتھ مجھے ۱۹۸۳ء سے ۲۰۰۳ء تک کام کرنے کا موقع ملا۔ اس میں حضور کے لندن آنے پر تھوڑی سی بریک ہوئی اور پھر ۱۹۸۵ء میں یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ میری یہ انتہائی خوش بختی تھی کہ ربوہ سے جو کارکنان وقتاً فوقتاً بلائے گئے ان میں سے سب سے پہلا میں ہی تھا جس کے نام یہ قرعہ پڑا۔ دیگر کارکنان حسب ضرورت بعد میں پہنچتے رہے اور یہ بھی میرے لئے ایک سعادت تھی۔

حضور کے ساتھ مجھے خدا کے فضل سے ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس دوران میں نے کبھی حضور کو ناراض ہوتے یا تلخ کلامی سے بات کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ پیار اور محبت کا سلوک فرماتے۔ اگر کسی وقت کوئی فروگذاشت ہو جاتی تو خندہ پیشانی سے نظر انداز فرما دیتے۔ وہ ایک ایسا شفیق روحانی باپ تھا جس کو ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔

## افسوس! مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش وفات پاگئے

افسوس مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش ولد الٰہی بخش ننگل باغباناں قریباً ۸۱ سال کی عمر میں ۰۴-۱-۸ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ننگل باغباناں نزد قادیان پیدا ہوئے۔ والدہ کا نام فتح بی بی صاحبہ تھا جو بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ تقسیم ملک سے قبل آپ سندھ میں چلے گئے تھے اور حضرت مصلح موعود کی تحریک پر قادیان آگئے اور درویشی کی سعادت حاصل کی۔ اور تادم واپسی اس عہد کو نہایت جانثاری اور وفاداری سے نبھایا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں مددگار کے طور پر کام کرتے رہے اس کے علاوہ ذاتی طور پر ٹھیکہ پر زمین لیکر کاشت کاری کرتے تھے۔ آپ کی شادی مکرمہ احمد النساء صاحبہ عرف نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم سید حسین صاحب آف کنڈور ضلع ورنگل آندھرا سے ہوئی۔ جن سے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اس وقت موجود ہیں تین بیٹیاں فوت ہوگئی ہیں ایک بیٹی پاکستان میں دو سویڈن میں ہیں اور ایک قادیان میں ہے۔ ایک بیٹا لندن میں ہے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی شادی نہیں ہوئی۔ مرحوم عرصہ دو سال سے دماغی طور پر معذور تھے۔ اس سے پہلے صوم و صلوٰۃ کے پابند ملنسار ہر ایک سے سلام کرتے حال دریافت کرتے اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا دل سے احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں جگہ دے غمزدہ بیوہ اور جملہ پسماندگان لواحقین وعزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز عصر پڑھائی اور قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

## اعلان معافی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل افراد کی تعزیر اخراج از نظام جماعت کو از راہ شفقت معاف فرمادیا ہے۔

۱-مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی جمشید پور
۲-مکرم عبدالصبور صاحب ارناکلم کیرالہ
۳-مکرم پی کے عبدالسلام صاحب کینانور ٹاؤن کیرالہ
۴-مکرم پی کے محمود صاحب کوڈالی کیرالہ

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

قسط نمبر ۳

# دور خلافت رابعہ سے متعلق

## میری حسین یادیں

پیر محمد عالم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن

حضور نے اپنی آخری شہرہ آفاق کتاب میں خاکسار کا ذکر فرمایا ہے۔ اس پر میں جس قدر بھی خدا کا شکر کروں کم ہے جب تک یہ کتاب صفحہ ہستی پر موجود ہے میرا نام بھی اس میں موجود رہے گا۔

میں ۱۹۷۹ء میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ چلا گیا اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ منتخب ہوئے تو میں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ حضور رحمہ اللہ کے خلیفہ بننے سے قبل میں بیمار تھا اور اتفاق سے حضور ہی کے زیر علاج تھا۔ میرے وقفِ زندگی پر حضور نے فرمایا۔ پہلے تندرست ہو جاؤ پھر اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کرنا۔

کچھ عرصہ بعد جب میں تندرست ہو گیا تو ایک شادی کے موقع پر حضور نے مجھے دیکھ لیا اور اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ اب صحت کیسی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور اب پہلے سے کافی بہتر ہوں۔ چنانچہ چند دن بعد مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے پیغام ملا کہ دفتر پہنچو۔ اس وقت میجر حمید کلیم صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ جب میں دفتر پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ حضور نے تمہارا وقف قبول فرما لیا ہے اور انگلش سیکشن کا کام تمہارے سپرد کیا ہے۔ میں بے انتہا خوش تھا کہ حضور نے بطور واقف زندگی میری خدمات قبول فرمائی ہیں۔ چنانچہ میں نے مارچ ۱۹۸۳ء میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں باقاعدہ کام شروع کیا۔ میں دو سال تک ربوہ میں ہی انگلش سیکشن میں کام کرتا رہا۔ میرے ذمہ انگلش ڈاک حضور کی خدمت میں پیش کرنا اور اس پر جو ارشاد حضور فرماتے اس کی روشنی میں جواب انگلش میں تیار کروانا اور حضور کی خدمت میں براہ راست پیش کرنا ہوتا تھا۔ ۱۹۸۴ء میں حضور کو لندن ہجرت کرنا پڑی اور ۱۹۸۵ء میں حضور نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ لندن آنے کیلئے تیار ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور میں تو واقف زندگی ہوں، حضور کا جو بھی حکم ہوگا اس کی تعمیل کرنا میرا فرض ہے۔ حضور کے حکم پر میں ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہوں۔ چنانچہ ضروری دفتری کارروائی کے بعد میں ۲۸/اکتوبر ۱۹۸۵ء کو حضور کی خدمت میں لندن حاضر ہو گیا۔ یہاں بھی حضور نے ازراہِ شفقت انگلش سیکشن میں ہی کام کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ آغاز میں یہاں انگلش سیکشن ایک علیحدہ کمرہ ہوتا تھا لیکن پھر عمارت میں ردو بدل کی وجہ سے انگلش سیکشن بھی پرائیویٹ سیکرٹری کے مین آفس میں ہی مدغم کر دیا گیا۔ پی ایس آفس میں انگلش سیکشن کے منتقل ہونے کے بعد مجھے حضور سے زیادہ قربت کا موقع ملا۔ بعض دفعہ بہت لمبے لمبے ڈرافٹ حضور خود لکھواتے جو میں مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے ٹائپ کروا کر پیش کرتا حضور کی ضروری تصحیح کے بعد دوبارہ ٹائپ کئے جاتے اور حضور کے دستخط ہونے کے بعد متعلقہ اداروں کو بھجوائے جاتے۔ چونکہ میری رہائش بالکل مسجد کے سامنے تھی میں فجر کی نماز کیلئے باقاعدہ مسجد حاضر ہوتا تھا۔ آہستہ آہستہ میں نے پہرہ داروں کے ساتھ حضور کے استقبال کیلئے کھڑا ہونا شروع کر دیا۔ حضور ازراہِ شفقت مجھے اکثر پیر جی کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔ ایک دن جب حضور فجر کی نماز کیلئے تشریف لائے تو حضور نے پوچھا کہ پیر جی آج ٹمپریچر کیا ہوگا۔ میں نے عرض کیا حضور اتنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ آئندہ آپ باقاعدہ صبح کا ٹمپریچر بتایا کریں۔ چنانچہ میں باقاعدہ صبح حضور کو اس دن کا ٹمپریچر بتاتا اور یہ سلسلہ ایک لمبا عرصہ جاری رہا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ کسی اور دوست نے حضور کو ٹمپریچر بتانا چاہا تو حضور نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ پیر جی کو بتانے دو۔

ایک مرتبہ حضور نے پوچھا کہ تم دفتر کتنے بجے آ جاتے ہو۔ میں نے کہا حضور آٹھ یا ساڑھے آٹھ تک آ جاتا ہوں۔ حضور فرمانے لگے کہ میں بھی اس وقت آ جایا کروں گا۔ چنانچہ اس کے بعد حضور ساڑھے آٹھ بجے دفتر تشریف لے آتے اور جب لائٹ ہوتی تو میں حاضر ہوتا اور حضور پوچھتے کہ پیر جی آج ٹمپریچر کتنا بتایا تھا۔ میں عرض کرتا کہ اتنا تھا تو بعض اوقات فرماتے کہ واقعی اتنا تھا اور بعض دفعہ یہ فرماتے کہ افسوس باہر تو ٹمپریچر اتنا تھا۔ چنانچہ ٹمپریچر کا موازنہ حضور کا ایک دستور بن گیا۔

تین چار سال تک ملاقاتوں کی لسٹیں میں ہی تیار کیا کرتا تھا اور جب حضور دفتر تشریف لاتے تو صبح کی اخبار کے ساتھ منظوری کیلئے دفتری اور عام ملاقاتوں کی لسٹیں پیش کر کے منظوری حاصل کرتا۔ بعض دفعہ جب میں بیمار ہو جاتا تو حضور فون پر میرا حال دریافت فرماتے اور ہدایات دیتے کہ فلاں فلاں دوائی کھاؤ۔ پھر اگر میری بیماری کے دوران حضور دورہ پر ہوتے تو وہیں سے ڈاکٹر مجیب الحق صاحب کو تاکیداً پیغام بھجواتے کہ احتیاط سے علاج کریں اور اگر ضرورت ہو تو ہسپتال میں داخل کرائیں۔

جب صبح حضور دفتر تشریف لاتے تو آپ کا اکثر یہ معمول تھا کہ مجھے بلا کر پاس بٹھا لیتے اور میری ملازمت کے زمانہ کے حالات دریافت فرماتے میرا جواب ہمیشہ یہی ہوتا کہ مجھے جو مزا زندگی وقف کرنے کے بعد حضور کی قربت میں خدمت کرنے کا حاصل ہوا ہے اس کا ملازمت کے زمانہ سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

**ایک دفعہ اردو کلاس میں حضور کی گفتگو کا محور صرف میری ذات ہی رہی۔ حضور نے اس اردو کلاس میں تفصیل سے میرے خاندان کا اور خصوصاً میری والدہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ میں جب دفتر پہنچتا ہوں تو یہ باقاعدگی سے وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اس اردو کلاس کی ریکارڈنگ ساری احمدی دنیا نے دیکھی اور یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔**

پھر مجھے اللہ کے فضل سے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ

ایک دفعہ اردو کلاس میں حضور کی گفتگو کا محور صرف میری ذات ہی رہی۔ حضور نے اس اردو کلاس میں تفصیل سے میرے خاندان کا اور خصوصاً میری والدہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ میں جب دفتر پہنچتا ہوں تو یہ باقاعدگی سے وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اس اردو کلاس کی ریکارڈنگ ساری احمدی دنیا نے دیکھی اور یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

اس کلاس کی ریکارڈنگ سننے کے بعد بیشمار میرے جاننے والوں کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

ایک دفعہ حضور جرمنی میں تھے وہاں خطبہ جمعہ میں شہدائے قادیان کا ذکر فرمایا میرا چھوٹا بھائی پیر سلطان عالم نائب ناظر ضیافت قادیان بھی وہاں ۱۹۴۷ء میں شہید ہوا تھا۔ وہاں بھی خطبہ جمعہ میں میرے بھائی کے ذکر کے بعد پھر میرا ذکر فرمایا کہ ان کے بڑے بھائی میرے ساتھ وہاں دفتر میں کام کرتے ہیں۔ وقت کے انتہائی پابند ہیں اور میں جب بھی انہیں بلاؤں وہ موجود ہوتے ہیں۔

کافی عرصہ حضور کیلئے ہومیو ادویات تیار کرنے کی سعادت بھی مجھے ملتی رہی۔ جب بھی حضور کو دوائی کی ضرورت ہوتی تو اکثر آپ مجھے ہی حکم دیتے کہ فلاں دوائی تیار کر دو۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں دفتر میں کسی کام کے سلسلے میں مقررہ وقت سے پہلے پہنچ گیا اس دن میں نے ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ سیر سے واپس آ کر حضور دفتر میں تشریف لائے۔ تو لائٹ ہونے پر میں اندر گیا تو حضور نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا کہ پیر جی کیا آپ نے ناشتہ کر لیا ہے؟ اس پر میں خاموش رہا تو حضور نے ازخود ہی فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج آپ نے ابھی ناشتہ نہیں کیا اور فرمایا: اب آپ یہیں بیٹھیں میں آپکو ناشتہ کرواتا ہوں۔ چنانچہ حضور اوپر تشریف لے گئے جب واپس آئے تو حضور کے ہاتھ میں دو کپ اور کچھ ناشتے کا سامان تھا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ بھی ناشتہ کریں اور میں بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم دونوں نے اکٹھے اس روز ناشتہ کیا۔ حضور رحمہ اللہ کا بابرکت وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کا پرتو تھا۔ جیسے تاریخ میں صحابہ کے واقعات آتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض خوش نصیب صحابہ کیلئے دستِ مبارک سے کھانا پیش فرمایا کرتے تھے۔ ویسے ہی خاکسار بھی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی شفقتوں کا مورد رہا۔ سبحان اللہ۔ ایک غلام سے اس قدر شفقت کا سلوک۔ ایسا ایک دفعہ نہیں بلکہ دو تین دفعہ ہوا۔ کہاں حضور کی ذات اقدس اور کہاں مجھ جیسا گناہگار۔

مہمان نوازی کے سلسلہ میں ایک اور دلچسپ واقعہ بیان کرتا ہوں۔ عید کے موقع پر حضور اپنے عزیزوں اور چند دیگر احباب کی محمود ہال میں دعوت کیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر منتظم مہمان نوازی مجھے اطلاع نہ کر سکے۔ جب حضور ہال میں تشریف لائے تو حضور کی دوربین نگاہ نے فوراً بھانپ لیا کہ میں وہاں موجود نہیں۔ حضور نے اسی وقت میرے گھر آدمی بھیجا کہ اسے بلا کر لاؤ۔ میں یہ اطلاع ملتے ہی فوراً حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اطلاع نہ ہو سکی۔ اور پھر ازراہِ شفقت اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ سیر ہو کر کھاؤ اور ساتھ ساتھ حضور باتیں بھی کرتے رہے۔ اللہ اللہ کہاں ایک حقیر خادم اور کہاں آپ کی شفقت۔ اسی

باقی صفحہ ( ۱۵ ) پر ملاحظہ فرمائیں

## بہرام پور (مرشد آباد) میں تین روزہ تربیتی کلاس

17.11.03 سے 20.11.03 تک بہرمپور مشن ہاؤس (سرکل مرشد آباد) میں تین روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی تلاوت کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا گیا۔ اس کلاس میں مختلف علاقوں سے 15 نومبائعین نے شرکت کی۔ اس کلاس میں نومبائعین کو داعی الی اللہ پاکٹ بک دینی نصاب جماعت احمدیہ کے عقائد چندے کی اقسام۔ نماز پڑھنے کا طریقہ۔ بدرسومات کے متعلق مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب۔ مکرم فیض الدین صاحب۔ مکرم ابوالحسن صاحب اور دوسرے احباب وقتاً فوقتاً تعلیم دیتے رہے۔ آخری دن کلاس کے آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تربیتی کلاس اختتام پزیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج مرشد آباد۔ مالدا بنگال)

## جامعہ احمدیہ قادیان میں خصوصی تقاریب

مورخہ ۲ر جنوری ۲۰۰۴ء کو مکرم و محترم جناب میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ جامعہ احمدیہ قادیان تشریف لائے اساتذہ و طلباء نے ان کو استقبالیہ دیا۔ محترم موصوف جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لائے ہوئے تھے۔ چار بجے شام محترم ناظر صاحب تعلیم کی معیت میں آپ جامعہ احمدیہ تشریف لائے۔ تقریب آپ کی صدارت میں جامعہ کے ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد نہایت خوشگوار ماحول میں مجلس سوال و جواب ہوئی۔ طلباء نے محترم موصوف سے جامعہ احمدیہ ربوہ کے متعلق سوالات کئے۔ آپ نے طلباء کو زریں اور مفید نصائح سے نوازا۔ اس تقریب کے بعد عصرانہ دیا گیا۔ جس میں آپ کے ساتھ جملہ اساتذہ صاحبان و طلباء درجہ ثالثہ شامل تھے۔

مورخہ ۲۰ جنوری ۲۰۰۴ء کو نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم و محترم جناب مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن ٹھیک گیارہ بجے مکرم ناظر صاحب تعلیم کی معیت میں جامعہ احمدیہ قادیان تشریف لائے جہاں آپ کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ آنمحترم کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس جامعہ احمدیہ کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم و محترم محمد ایوب صاحب ساجد قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے انتہائی مصروفیات کے باوجود آپ کی آمد پر شکریہ ادا کرتے ہوئے جامعہ کے تعلیمی حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد محترم موصوف نے طلباء سے خطاب کے دوران از زریں و مفید نصائح سے نوازتے ہوئے تہجد اور دُعاؤں پر بہت زور دینے کی تلقین کی۔

## عیدالاضحیٰ کی مبارک تقاریب

۱۔ صوبہ ہریانہ کے سرکل جیند میں امسال پانچ مقامات پر نماز عیدالاضحیٰ ادا کی گئی۔ نومبائعین حضرات نے جوش و جذبہ سے عید کی نماز ادا کی۔ جبکہ ایک مقام گوگڑیاں میں پہلی مرتبہ ۷۰ افراد نے نماز عید ادا کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید بھی M.T.A کے ذریعہ سے سنا اور دیکھا گیا۔ (طاہر احمد طارق سرکل انچارج جیند)

۲۔ صوبہ پنجاب کے سرکل امرتسر میں امسال ۱۲ مقامات پر نماز عیدالاضحیٰ ادا کی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان مقامات پر نومبائعین کے علاوہ غیر احمدی مسلمانوں نے بھی بھاری تعداد میں نماز میں شرکت کی۔ جن کی چائے سے تواضع کی گئی گاؤں سیاں والی میں پہلی مرتبہ نماز عید ادا کی گئی۔ (رفیق احمد طارق سرکل انچارج امرتسر)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر احباب نے امسال جموں مشن میں نماز عید ادا کی۔ قومی شاہراہ بند ہونے کی وجہ سے کشمیر کے بہت سے دوستوں نے جموں مشن میں نماز عید ادا کی۔ (ایاز رشید عادل جموں)

۴۔ جماعت احمدیہ بنگلور نے شاندار طریق پر عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کی۔ عیدالاضحیٰ سے قبل خدام الاحمدیہ کے تحت وقار عمل کے ذریعہ مسجد احمدیہ کے صحن اور مسجد کی صفائی کروائی گئی۔ مورخہ ۲-۲-۰۴ بروز چہارشنبہ صبح دس بجے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے قربانی کی اہمیت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت میں تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مضافات سے نومبائعین بھی نماز میں شامل ہوئے۔ (محمد کلیم خاں مبلغ سلسلہ بنگلور)

## درخواستہائے دُعا

خاکسار گذشتہ چند سال سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آجانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ کافی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے دوبارہ علاج شروع کیا ہے۔ کامل صحت اور شفایابی کیلئے اور اسلام احمدیت کا سچا خادم بننے اور درازی عمر کیلئے نیز اپنی بیوی بچوں کی صحت و سلامتی اور ہر طرح کی خیر و برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ اس میں کامیابی اور خیر و برکت کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الاسلام مقیم شارجہ)

● جماعت احمدیہ آسنور کے تمام بیمار افراد کی شفایابی اور تمام افراد جماعت کے حفظ و امان میں رہنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت -/۱۰۰) بشارت احمد ڈار صدر جماعت احمدیہ آسنور)

## برنو (ہماچل) میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۵-۱-۰۴ کو بمقام احمدیہ مشن برنو ہماچل میں ایک خصوصی تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت منعقد کیا گیا۔ جس میں صوبہ بھر سے ۱۲۵ نومبائعین نمائندگان نے شرکت کی جلسہ کی کارروائی مکرم یوسف خان صاحب معلم کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی نظم عزیز محمد سلیم صاحب آف بنجاور نے خوش الحانی سے پیش کی بعدہٗ خاکسار محمد نذیر مبشر نے جلسے کی مختصر غرض بیان کی پہلی تقریر مکرم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر نے مؤثر رنگ میں مختلف تربیتی پہلوؤں پر کی دوسری تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید نے وقفِ جدید کی مالی قربانی میں شمولیت کی اہمیت پر کی۔ آخر میں محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے دعوت الی اللہ۔ مالی قربانی۔ نمازوں کی طرف قرآن کریم و حدیث شریف کی روشنی میں مختلف واقعات اور مثالوں کے ساتھ خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ تمام مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام جماعتی طور پر کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

## سرکل بھاگلپور میں تربیتی کیمپوں کا انعقاد

۱۔ تربیتی کیمپ بانکا۔ مورخہ ۱۰ تا ۱۲ دسمبر ۲۰۰۳ء جماعت احمدیہ بانکا میں سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں گھوڑ مارا، راجہ سار، مجلس پور، ڈانڑا اور جھیلوا کے ۵۳ نومبائعین کی کلاسز کے ذریعہ تربیت کا اہتمام کیا گیا۔

۲۔ تربیتی کیمپ کٹیامہ۔ مورخہ ۱۱ تا ۱۳ دسمبر ۲۰۰۳ء جماعت احمدیہ کٹیامہ میں سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں اسلام پور، مکرم ڈلیہ، تیرہ مائل اور کیتھا کے ۴۱ نومبائعین کی کلاسز اور تقاریر کے ذریعہ تربیت کا انتظام کیا گیا۔

۳۔ تربیتی کیمپ کجرا: مورخہ ۱۳ تا ۱۷ دسمبر ۲۰۰۳ء جماعت احمدیہ کجرا میں پانچ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ۱۷ نومبائعین نے کلاسز میں شرکت کی ان تربیتی کیمپوں میں مکرم مولوی سید محمد آفاق صاحب مکرم مولوی عبدالرؤف صاحبؒ، مکرم محمد سعید صاحب ایڈوکیٹ، مکرم عارف الرحمٰن صاحب مکرم چاند علی صاحب، مکرم دیدار الحق صاحب، مکرم اطہر حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں تمام نومبائعین کیلئے خرد و نوش کا انتظام کیا جاتا رہا۔ مکرم صوبائی امیر صاحب بنفس نفیس جائزہ لیتے رہے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

## انتخاب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں ہونے والے جماعتی انتخاب کے موقعہ پر ہر جماعت میں ایک سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی کا انتخاب بھی ضرور کروایا جائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

## ضروری اعلان بابت امتحان نومبائعین

امسال سے نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے نومبائعین کیلئے دینی نصاب کے امتحان کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے جو انشاء اللہ ماہ اپریل کے آخر میں موسم بہار کی تعطیلات کے موقعہ پر لیا جائے گا۔ لہٰذا جملہ مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ ابھی سے تیاری شروع کروادیں۔

امسال کیلئے نصاب میں کتاب "راہ ایمان" رکھی گئی ہے۔ فوری اطلاع بھی دیں کہ آپ کے سرکل میں کس قدر پرچے بھجوائے جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

## درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم خواجہ عبداللہ صاحب درویش کو بوجہ بلڈ شوگر دل اور گردوں کی تکلیف ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے صحت و سلامتی اور شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ عطاء الغفار انسپکٹر بیت المال آمد قادیان)

● مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور یوپی کی بہو عزیزہ شہلا بعمر ۲۸ سال کو ایک بہت ہی تکلیف دہ مرض ہے مریضہ کے دو بچے ہیں مریضہ کی معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (مینجر بدر قادیان)

## اعلان ولادت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نثار احمد آف حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴-۱۲-۰۳ کو پہلی لڑکی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ نثار تجویز فرمایا ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد یوسف مرحوم آف گاندھی دھام (گجرات) کی نواسی اور مکرم منظور احمد صاحب آف حیدرآباد کی پوتی ہے۔

(راشد حسین قادیان)

# جماعت احمدیہ جرمنی کی ڈائری

## شعبہ تحریک جدید کے تحت ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ ۲۷ ستمبر بروز ہفتہ ریجن ہیسن ٹاؤنس میں ریجنل سطح پر شعبہ تحریک جدید جرمنی کے تحت ایک ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا جس میں تمام صدران جماعت، سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تحریکات نے شرکت کی، اس پروگرام کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پڑھا گیا بعدازاں مکرم حمید اللہ صاحب ظفر سیکرٹری تحریک جدید جماعت جرمنی نے تحریک جدید کی بنیاد، مطالبات اور اہمیت کے بارے میں بتایا۔ آپ نے سادہ زندگی بسر کرنے، اپنے جیب خرچ یا ماہانہ آمدنی سے چندہ ادا کرنے نیز سو فیصد وصولی اور ہر فرد جماعت کو اس میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پروگرام کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۹ رہی

(رپورٹ، معاون سیکرٹری تحریک جدید)

## ریجن ہیسن ٹاؤنس میں ''الوصیت سیمینار''

مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ ریجنل سطح پر ہیسن ٹاؤنس میں پہلا الوصیت سیمینار منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں اس سیمینار کی غرض و غایت مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری وصیت نے بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات وصیت کے متعلق احباب کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودہ ہدایات احباب تک پہنچائیں۔

بعدازاں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا اور ان کے تسلی بخش جوابات دے گئے، اس پروگرام کی حاضری ۸۹ رہی۔

(رپورٹ، عبدالکبیر، ہیسن ٹاؤنس)

## جماعت کا قول اُس کے فعل سے مطابقت رکھتا ہے اور جماعت نے کبھی کسی ملک میں فساد اور بدامنی میں حصہ نہیں لیا۔ جے ہون ممبر پارلیمنٹ جرمنی

مورخہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۳ کو Köln میں جرمنی کے ایک نیم سرکاری ادارے (Inter Kuttureller Rat in Deutschland) کی طرف سے ''اسلام فورم'' کے نام پر ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اسلامی جماعتوں کو اپنے نمائندگان بھجوانے کی دعوت دی گئی۔ احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کی طرف سے نورڈ رائین کے ریجنل امیر مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب اور نو احمدی ترک نوجوان مکرم چنگیز ورلے صاحب نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں مسلمانوں کے مسائل امیگریشن وغیرہ اور رواداری و امن پسندی کے موضوعات زیر بحث آئے۔ اس صوبے میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میٹنگ میں جماعت احمدیہ کے دلائل اور امن پسند پالیسی کو بہت سراہا گیا۔ اس موقع پر ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جرمنی میں مسلم مرکز نامی ادارے کے صدر نے اپنی تقریر میں اس افسوس ناک خیال کا اظہار کیا کہ اسلام میں یہ تعلیم تو تفصیل سے ہے کہ جب مسلمان حکومت ہو تو حکومت کیسے کی جائے، رعایا کے حقوق، مزدوروں کے حقوق، بیماروں کے حقوق، مسافروں کے حقوق اقلیتوں کے حقوق اور ہمسایہ ممالک کے حقوق کا تفصیل سے ذکر ہے مگر اسلام میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ غیر مسلم حکومت میں مسلمان رعایا کا کیا کردار ہونا چاہیے؟ اگر غیر مسلم حکومت مسلمان رعایا پر ظلم کرے تو اسلام صرف ہجرت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اجازت لے کر حاضرین کو بتایا کہ یہ بات درست نہیں۔ قرآن میں اس بات کی بھی پوری تفصیل اور وضاحت موجود ہے مثلاً قرآنی حکم ہے ترجمہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ سورۃ النسآء: آیت 60، اور دوسری جگہ، ترجمہ ''تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔ سورۃ آل عمران: آیت 65، کی تعلیم بھی دوسرے مذاہب کے ساتھ اتحاد کی تعلیم دیتی ہے، حضرت محمد ﷺ کا اپنا نمونہ بھی یہی بتاتا ہے۔ آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے کی زندگی شاہد ہے کہ آپ ﷺ دوسری حکومت کے زیر اثر ایک امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والے شہری تھے اور مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ نے یہی تعلیم دی، اس وضاحت پر میٹنگ میں موجود کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سب نے خوشی کا اظہار کیا کچھ کے چہرے تو حیرت کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ ساری میٹنگ میں ان نکات کا تذکرہ رہا اور اکثر تقاریر میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے بات ہوتی رہی الحمدللہ۔ میٹنگ کے بعد یورپین پارلیمنٹ کے رکن جناب جے ہون صاحب اور وزارت داخلہ کے مرکزی نمائندہ جو برلین سے تشریف لائے تھے نے مکرم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کی امن پسندی کی تعریف کی نیز اس بات کا بھی اظہار کیا کہ جماعت کا قول اسکے فعل سے مطابقت رکھتا ہے اور جماعت نے کبھی کسی ملک میں فساد اور بدامنی میں حصہ نہیں لیا، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہر ملک و قوم پر اثر کر رہی ہے، ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

# جماعت احمدیہ پرتگال کے دوسرے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

جماعت احمدیہ پُرتگال کا دوسرا جلسہ سالانہ Oeiras احمدیہ مشن ہاؤس میں جماعتی روایات و پوری شان کے ساتھ منعقد ہوا۔

پہلا روز: الحاج خالد محمود صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال و مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین مہمان خصوصی کی زیر صدارت ٹھیک ۴:۳۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد صدر اجلاس نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب کیا اور افتتاحی دُعا کروائی۔

دوسری تقریر مکرم آصف پرویز صاحب سیکرٹری مال نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر قبولِ احمدیت کے بعد تبدیلی نومسلم مکرم حارث سلطان صاحب نے کی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں قبولِ احمدیت کے بعد کی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے نہایت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج میں سچا احمدی مسلمان ہوں۔ بعدہٗ مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعت احمدیہ پُرتگال آج دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔

موصوف نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔ آخر پر موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنانے کے بعد تمام بنی نوع انسان کیلئے دُعا کی درخواست کی۔ اور پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ تمام سوالات کے جواب مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے دیئے بعدہٗ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

دور کے علاقہ سے آئے ہوئے مہمانوں کے قیام کا انتظام مشن ہاؤس میں ہی کیا گیا تھا۔ جلسہ کے ایام میں خصوصی طور پر نماز تہجد کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس: زیر صدارت مکرم الحاج خالد محمود صاحب صدر جماعت ٹھیک ۱۰:۳۰ بجے تلاوت و نظم کے بعد شروع ہوا۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے بعنوان ''احمدیت نے دنیا کو کیا دیا''، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال نے بعنوان پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک، مکرم ناصر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پرتگال نے بعنوان ''محنت میں عظمت'' تقریر کی۔

دوسرے روز کا اختتامی اجلاس: زیر صدارت مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین ٹھیک ۴ بجے شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم الحاج خالد محمود صاحب صدر جماعت نے سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مکرم محمد طفیل احمد صاحب نے ''ابتلاؤں کی حکمت'' کے عنوان پر تقریر کی۔

صدارتی خطاب: مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے آخر میں صدارتی خطاب فرمایا۔ آخر پر موصوف نے حاضرین کو جلسہ کی کامیابی و خیریت کے ساتھ اختتام پر مبارکباد دیتے ہوئے دُعا کروائی۔

(سید سہیل احمد شاہ سیکرٹری اشاعت پرتگال)

## اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان


بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

| | |
|---|---|
| ۱-مقام اشاعت | قادیان |
| ۲-وقفہ اشاعت | ہفت روزہ |
| ۳-پرنٹر و پبلشر | منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے |
| ۴-قومیت | ہندوستانی |
| پتہ | محلہ احمدیہ قادیان-ضلع گورداسپور-صوبہ پنجاب (انڈیا) |
| ۵-ایڈیٹر کا نام | منیر احمد خادم |
| قومیت | ہندوستانی |
| پتہ | محلہ احمدیہ قادیان-ضلع گورداسپور-صوبہ پنجاب (انڈیا) |

میں منیر احمد حافظ آبادی ایم اے اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۵؍جنوری کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر:**

اہلیہ مکرم شیخ منصور احمد صاحب: مکرم شیخ منصور احمد صاحب کی اہلیہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شیخ صاحب کچن میں رضا کارانہ خدمت بجالاتے ہیں۔

**نماز جنازہ غائب:**

مکرم ومحترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب

مکرم محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱۲؍جنوری ۲۰۰۴ء بروز سوموار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ ۱۳؍اپریل ۱۹۰۹ء کو ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم خان فرزند علی خان صاحب جماعت کے معروف خادم تھے۔ محترم شیخ صاحب مرحوم نے جماعتی خدمات کا آغاز یکم جون ۱۹۳۶ء کو کیا۔ ابتدائی تقرر مدرسۃ البنات میں اور پھر جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طویل خدمات کی توفیق پائی۔ ۱۹۶۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپکو ناظر بیت المال آمد مقرر فرمایا۔ اس کے بعد مئی ۲۰۰۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپکو صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپکی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں ہوئی۔ نہایت منکسر المزاج مخلص لگن اور محنت سے خدمت کرنے والے تھے آپ نے تقریباً ستر سال جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ۶ بیٹے چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب (سابق مبلغ انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور):

سلسلہ کے بزرگ دیرینہ خادم مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب مورخہ ۹؍جنوری ۲۰۰۴ء کو لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ انڈونیشیا، ملیشیا اور سنگاپور میں مبلغ سلسلہ کے فرائض انجام دئے ہیں۔ ریٹائرمنٹ سے قبل آپ ربوہ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم مکرم نسیم باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ کے خسر تھے۔

تین ابتدائی درویشان قادیان کی وفات:

قادیان کے حالیہ جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کے بعد تین ابتدائی درویشان قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(۱) مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی (درویش قادیان)

(۲) مکرم صوفی غلام محمد صاحب (درویش قادیان)

(۳) مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی (درویش قادیان)

ان تینوں مرحومین نے زمانہ درویشی ہر قسم کے ناساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا اور آخر وقت تک قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہے۔ اللہ ان سے بخشش اور رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا خود نگہبان ہو۔

مکرمہ کوثر خلیفہ (اہلیہ مکرم خلیفہ عبد العزیز صاحب نائب امیر اول کینیڈا):

مکرمہ کوثر خلیفہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق کینیڈا کے ابتدائی احمدیوں سے تھا۔ مرحومہ نہایت نیک، غریب پرور، مخلص احمدی اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## دُعائے مغفرت

ضلع اجمیر (راجستھان) کے مضافات کے گاؤں سولپور کے ایک نومبائع مکرم سواجی خان صاحب عمر تقریباً ۵۰ سال مورخہ ۱۳-۹-۰۳ کو اچانک بجلی کے کھمبے پر چڑھ کر لائٹ ٹھیک کرتے ہوئے بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے۔ موصوف بجلی محکمے میں ملازم تھے۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ موصوف دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ان سب کے صبر جمیل پانے نیز موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سلیم احمد سہارنپوری معلم اجمیر راجستھان)

● میرے بڑے لڑکے مکرم محمد مظفر احمد صاحب عمر ۵۴ سال کا ۱۳-۱-۰۴ انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جمیع برادران جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد صادق جڑچرلہ)

## اجتماع مجلس انصار اللہ اڑیسہ

انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ اڑیسہ کا اجتماع مورخہ ۲۰؍۲۱ مارچ بروز ہفتہ و اتوار بمقام کرڈاپلی منعقد ہو رہا ہے۔ صوبہ اڑیسہ کی جملہ مجالس انصار اللہ کے ممبران سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے نومبائعین بھائیوں کے ساتھ اس میں شرکت کر کے اسے کامیاب بنائیں اور دُعا کریں کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے مبارک ہو اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنے۔ آمین (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

## جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ ۲۰۰۴ء

جماعت احمدیہ کیرنگ اپنا ۴۰واں جلسہ سالانہ مورخہ ۶-۷؍مارچ ۲۰۰۴ء کو بروز ہفتہ و اتوار منعقد کر رہی ہے صوبہ اڑیسہ اور اڑیسہ سے ملحقہ دیگر صوبہ جات کی جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کے نومبائعین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔

قارئین کرام سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز علاقہ بھر کی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

## طلباء کیلئے وظیفہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو بچے مڈل اور میٹرک کے امتحان میں ۸۰٪ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہونگے ان کو بالترتیب -/۲۰۰ روپے اور -/۳۰۰ روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔

جو طلباء رطالبات تعلیمی سال ۲۰۰۴-۲۰۰۳ء میں بورڈ کے سالانہ امتحان میں ۸۰٪ نمبر حاصل کریں وہ نمبروں کا کارڈ مکرم امیر صاحب صوبائی کے توسط سے نظارت تعلیم میں بھجوائیں تا کہ وظیفہ بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

## افسوس خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر رافعہ خاتون صاحبہ وفات پاگئیں

افسوس! خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر رافعہ خاتون صاحبہ مورخہ ۶-۱-۰۴ کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے بعمر ۴۶ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محترم محمد عقیل قریشی صاحب آف شاہجہانپور کے گھر پیدا ہوئیں اور وہیں تعلیم حاصل کی بعد کنگ جارج میڈیکل کالج سے .M.B.B.S پاس کیا پھر زنانہ امراض کی مزید تعلیم کے حصول کیلئے علیگڑھ چلی گئیں اور مسلم یونیورسٹی سے D.G.O کی ڈگری حاصل کی پھر شادی ہونے کے بعد خاکسار کے ساتھ قطر گلف میں چلی گئیں اور وہاں ۱۲ سال حمد ہسپتال میں سرکاری ملازمت کے طور پر کام کیا۔ پھر واپس قادیان آ گئے اور ۹۷ء سے تا وقت وفات احمدیہ ہسپتال میں خدمت سرانجام دی۔

آپ کو مریضوں کے ساتھ خاص ہمدردی تھی ان کی بیماری کی تفصیل بڑی توجہ سے سنتیں اس کیلئے دُعا کرتیں اور ٹھیک ہونے پر بہت خوش ہوتیں۔

آپ نہایت دیندار نیک اور صوم صلوٰۃ وتہجد کی پابند تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہت شوق تھا اور وقت نکال کر تلاوت ضرور کرتیں۔ خاص طور پر اپنے دونوں بچوں میں نماز روزہ کی عادت پیدا کی اسی طرح خاکسار کو بھی انہوں نے نماز روزہ کا پابند بنا دیا انہوں نے بچوں کی نیک تربیت کے ساتھ میرے ساتھ بھی ہر حال میں تعاون دیا اور وفاداری کی۔ آپ کی طبیعت نہایت سادہ تھی ہر ماحول میں اپنے آپ کو ڈھال لیا آپ نے قطر میں رہتے ہوئے کئی بار عمرہ کیا اور کئی بار رمضان کا مہینہ مکہ میں عبادت میں گزارا۔ آپ کی وجہ سے ہمیشہ گھر میں امن سکون اور خیر و برکت کا ماحول رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیک صفات کو ہمیشہ بچوں میں جاری رکھے۔

آپ کو وصیت کرنے کا بہت شوق تھا جو عرصہ تین سال قبل پورا ہوا۔ اسی طرح بچی کی شادی کی بہت فکر اور خوشی تھی نکاح کے بعد سے ہی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی اور بچی کی شادی سے پندرہ دن پہلے وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے پیچھے غمزدہ خاوند کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور مقام قرب میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان وعزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگلے روز بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ (ڈاکٹر عبد الحفیظ قادیان)

## دُعائے مغفرت

جماعت احمدیہ مرکرہ کے سابق صدر و سابق زعیم انصار اللہ مخلص احمدی مکرم شیخ علی صاحب مورخہ ۲۵-۱-۰۴ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(پی عبد الرحیم مینگلور)

## صدر مشرف اور امام کعبہ کے خطاب

امریکہ کے دباؤ اور اپنی جان پر ہوئے تیسرے حملے کے بعد پاکستانی صدر پرویز مشرف نے ۱۸ر فروری کو پاکستانی علماء و مشائخ کو پاکستانی قومی اسمبلی اسلام آباد میں اکٹھا کر کے انہیں مذہبی انتہاپسندی اور منافرت پھیلانے سے باز رہنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دَور میں پھیلائے گئے جہادی کلچر کی وجہ سے دنیا بھر میں پاکستان سخت بدنام ہوا ہے۔ ہر فرقہ کا مولوی دوسرے فرقہ کے لوگوں کو قتل کرنے پر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدرسوں سے ایسا سلیبس ہٹایا جائے جو منافرت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی طرح بازاروں میں بکنے والے ایسے لٹریچر کو ضبط کیا جانا چاہئے جو فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی اور مذہبی جنون پھیلاتا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پاکستان میں مسجدوں اور مدرسوں کو دہشت گردی کے اڈے نہیں بننے دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی اور اشتعال انگیز لٹریچر کے طباعت کی شروعات جنرل ضیاء الحق کے دَور میں ہوئی تھی جبکہ شیعوں اور احمدیوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز لٹریچر لکھا گیا تھا۔ انہوں نے اقلیتوں اور غیر مسلموں کو تحفظ دینے اور انصاف دلانے کی بات بھی کہی۔

پرویز مشرف نے گزشتہ سال کے شروع میں بھی ایسی ہی ایک تقریر کی تھی لیکن اس کے بعد ان پر یہ بھی الزام لگے کہ سودے بازی کے ذریعہ دہشت گردوں کے سرغنوں کو قومی اسمبلی میں لایا گیا ہے۔ ایسے لیڈروں میں سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا اعظم طارق تھے۔ جنہیں بعد میں ان کے کسی مخالف نے قتل کر دیا تھا۔

۱۸ر فروری میں زیادہ تر بریلوی اور شیعہ فرقہ کے علماء و مشائخ اور سجادہ نشین وغیرہ شامل تھے۔ جنہیں پاکستانی سربراہ نے کئی روز کی ملاقاتوں کے بعد اکٹھا ہونے کی دعوت دی تھی۔

دوسری طرف امام کعبہ نے خطبہ حج میں مسلمانوں کو جو نصائح فرمائی ہیں اس میں واضح طور پر کہا ہے کہ اسلام کے نام پر دہشت گردی پھیلانے والے اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے والے مسلمان نہیں ہو سکتے اسلام امن کا علمبردار ہے دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے غلط معنی بتانے والے اللہ کے غضب کا نشانہ بن رہے ہیں انہوں نے مزید کہا مسلمان اسلامی احکامات کی خاطر اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔

شکر ہے کہ مسلم سربراہ اور امام اور مولویان اب جہاد کے اس نظریہ کی طرف لوٹ رہے ہیں جو آج سے ایک صدی قبل خدا کے مامور سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھایا تھا۔

### بنگلہ دیش

## تشدد اور ہڑتالوں کے دور کی طرف

بنگلہ دیش میں عام ملک گیر ہڑتال کے نتیجہ میں معمول کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہڑتال کا نعرہ گزشتہ دنوں اپوزیشن نے دیا تھا جو وزیر اعظم خالدہ ضیاء کی مخلوط حکومت کے استعفیٰ اور وسط مدتی انتخابات کرانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اس سے پہلے اپوزیشن نے حکومت کو دہشت گردی و بدعنوانی قیمتوں میں اضافہ اور سیاسی ظلم و ستم کو روکنے کیلئے ایک مہینہ کی مہلت دی تھی جو ۱۲ فروری کو ختم ہو گئی تھی جس کے اختتام کے بعد گزشتہ دنوں تیسری ہڑتال عوامی لیگ کے نوجوانوں کی تنظیم عوامی یووا لیگ نے کرائی۔ انہوں نے اپنے رہنماؤں اور ورکروں پر پولیس کے مظالم کے خلاف احتجاج کیا۔ موقع پر موجود لوگوں نے بتایا کہ عوامی لیگ کے مرکزی دفتر اور وسطی ڈھاکہ کے موتی جھیل تجارتی علاقہ میں مظاہرین اور پولیس کی جھڑپ میں درجنوں افراد زخمی ہو گئے اور متعدد مظاہرین کو حراست میں لے لیا گیا۔ راجدھانی کی گلیوں اور سڑکوں سے ۳۰۰ سے زائد اپوزیشن ورکروں کو گرفتار کیا گیا۔ ڈھاکہ میں پولیس اور ہڑتالیوں کے بیچ مختلف مقامات میں ہوئی جھڑپوں میں ۱۰۰ سے زائد ورکر زخمی ہو گئے۔ سابق وزیر اعظم حسینہ شیخ کی قیادت میں ہڑتال صبح شروع ہوئی جو شام تک جاری رہی۔

۱۲ر فروری سے اب تک عوامی لیگ کے ۵۰۰ سے زائد ورکروں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور ۳۰۰ سے زائد زخمی ہوئے ہیں جن میں پارٹی لیڈر اور ایم پیز بھی شامل ہیں۔ عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری عبدل جلیل ایم پی نے کہا کہ ہمیں اپنے پارٹی ہیڈ کوارٹر کے سامنے بھی جمع ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور ہمارے ورکروں کو وہاں پولیس نے بہت بری طرح سے مار پیٹ کی۔

عینی شاہد نے بتایا کہ بیشتر دکانیں، بزنس ادارے سکول اور پرائیویٹ دفاتر بھی بند رہے۔ آٹو موبائل سڑکوں پر نہیں تھے۔ پردھان منتری خالدہ ضیاء کی سرکار کا یہ تیسرا سال ہے، انہوں نے پولیس کو قانون توڑنے والوں کے خلاف سختی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی دوران عوامی لیگ کی سینٹرل ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں خالدہ ضیاء کو گدی سے ہٹاؤ آندولن کا آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ ☆

## منگل سے اعداد و شمار بھیجنے کی رفتار تیز

ناسا نے منگل پر بھیجے گئے اپنے دوردوروں سے جوڑے گئے ویڈیو تھ رابطے کو زیادہ سٹیک بنایا ہے۔ جس سے سائنسدان اس کو پیغام دینے اور اعداد و شمار حاصل کرنے کا کام کہیں زیادہ تیزی سے کرنے کے متحمل ہو جائیں گے۔ منگل مہم کے آرگنائزروں کے مطابق یہ رفتار ڈائل اپ انٹرنیٹ کنکشن سے جب تقریباً ۵ گناہ ہو جائے گی اس کیلئے منگل کے مدار پر موجود اوڈیسی کو ریلے سٹیشن کے طور پر استعمال کیا گیا اور منگل پر تین جنوری کو اترے سپرٹ کی ڈاٹا شرح فی سیکنڈ ۲۵۶۰۰۰ بائٹ ہو جائے گی۔

مہم آرگنائیزر میٹ والس نے کل بتایا کہ پہلے استعمال کی گئی سب سے زیادہ ڈاٹا شرح سے دگنی ہوگی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اوڈیسی کا سپرٹ اور ۲۴ جنوری کو اترے اپار چونٹی دونوں سے رابطہ بنا رہے گا۔ اب ناسا کا منصوبہ ہے کہ اپار چونٹی کو لوہا لی اس جگہ تک لے جایا جائے جو پانی میں پائی جاتی ہے۔ سائنسدان پانی کا پتہ لگانے کیلئے اپار چونٹی سے فی الحال چار انچ مٹی کھدوانا چاہتے ہیں۔ اس کیلئے اپار چونٹی کے اپنے آگے کے پہیوں سے ایک خندق بنائے گا امید ہے کہ اس کے ہاتھ کچھ لگ جائیں گے جو زندگی کی علامتوں کا راز مہیا کر سکیں گے۔

## اب سعودی عرب بھی امریکہ کی زد میں

ایک امریکی عہدیدار نے واشنگٹن میں رائٹر کو بتایا کہ بُش انتظامیہ کو یہ تشویش ہے کہ سعودی عرب میزائیلوں کے سلسلہ میں جنوبی کوریا سے کیا حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک اور امریکی عہدیدار نے کہا کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ پاکستان نے نیوکلیائی پروگرام کے سلسلہ میں سعودی کی کوئی مدد کی ہے۔ لیکن ایک دیگر اہلکار کا کہنا ہے کہ ٹھوس ثبوت نہ ہونے کے باوجود ہمیں ہمیشہ تشویش رہی ہے۔

سعودی پریس ایجنسی نے بتایا کہ وزارت دفاع کے ایک ذمہ دار ذریعہ نے رائٹر کی اطلاع سے انکار کیا ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ امریکی حکام کو یقین ہے کہ چین اپنی میزائلوں تک سعودی عرب کی رسائی کے سلسلہ میں تعاون کر رہا ہے۔ وزارت دفاع کے عہدیدار نے بتایا کہ یہ رپورٹ من گھڑت اور بے بنیاد ہے اور سعودی عرب مشرق وسطیٰ کو وسیع پیمانہ پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں سے پاک کرنے میں پوری طرح یقین رکھتا ہے۔

## تمباکو کے استعمال سے صرف ہندوستان میں روزانہ ۲۲۰۰ جانیں ضائع ہو رہی ہیں

تمباکو کے سبب دیش میں روزانہ ۲۲۰۰ لوگوں کے موت کے منہ میں جانے پر انتہائی فکر کا اظہار کرتے ہوئے ایک بین الاقوامی تنظیم نے بھارت سرکار کے تمباکو کنٹرول کے متعلق ہوئے مسودہ سمجھوتہ کی تصدیق کے ساتھ ہی اسے لاگو کئے جانے کی مانگ بھی کی ہے۔ ایشیاء کے ریجن نیٹ ورک فار اکاؤنٹنسی فارٹرا (این اے ٹی ٹی) کے جناب مشرا نے بتایا کہ بھارت میں کینسر کے سبب سے زیادہ کیس ہیں اور ان میں سے ۹۰ فیصد تمباکو استعمال سے متعلق ہیں، چونکہ یہ صنعتی ممالک کی بجائے ترقی پذیر ممالک کو سب سے زیادہ اثر انداز کر رہا ہے اسلئے سرکار کو تیزی سے کاروائی کرنی چاہئے اس سے پہلے کہ حالات پر قابو پانے میں کوئی دیر کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ بھارت میں ۶۵ فیصد سے زیادہ لوگوں کے کسی نہ کسی شکل میں تمباکو کا استعمال کرنے سے ہی حالات زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے اعداد و شمار کے مطابق آئندہ ۲۰۳۰ء تک پوری دنیا میں تمباکو کا استعمال ایک کروڑ لوگوں کی موت کی وجہ بنے گا۔

## ۷۵۰۰۰ ایڈز کے مریض صرف نیویارک میں

نیویارک کئی معنوں میں دنیا کا سب سے قابل ذکر شہر ہے۔ نیویارک میں ۷۵ ہزار سے زیادہ لوگ ہیں جو ایڈز۔ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ دنیا کے سب سے ترقی یافتہ دیش میں ایڈز کس قدر قہر برپا کر رہا ہے۔ تیسری دنیا کے دیشوں میں تو لاعلمی جانکاری کی کمی جیسے کئی سبب ایڈز کے پھیلنے کا سبب سمجھے جاتے ہیں لیکن نیویارک کے سلسلے میں یہ ساری باتیں لاگو نہیں ہوتیں۔ اکیلے نیویارک شہر میں ۷۵ ہزار ایڈز سے متاثر لوگوں کی موجودگی سے امریکہ کی صحت سروس پر بھی سوالیہ نشان کھڑا ہوتا ہے۔ نیویارک اکیڈمی آف میڈیسن کے سنٹر فار اربن اے پیڈی میولاجیکل سٹڈیز کے ڈینس ناش کہتے ہیں کہ نیویارک شہر کی آبادی کا ایک فیصد حصہ ایچ آئی وی وائرس کا شکار ہو چکا ہے یہ لوگ ایڈز کے ساتھ جینے کو مجبور ہیں۔ ۴۰ سے لیکر ۴۹ سال کی عمر کے گروپ میں 3.9 فیصد مردوں میں یہ مسئلہ ہے۔ نیویارک میں رہنے والے ایچ آئی وی سے متاثر لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ وہ اس کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ مذکورہ اعداد و شمار میں ان لوگوں کا شمار نہیں کیا گیا۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

# The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 24 Feb. 2004 Issue No :8

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

# جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کیلئے وزراء اعلیٰ اور عظیم شخصیتوں کے پیغامات

the function a grand success.

With regards.

Yours sincerely,

H. Kidwai

(Mohsina Kidwai)

آپ کا خط ۴ر دسمبر ۲۰۰۳ء کو آنریبل سونیا گاندھی پریذیڈنٹ کانگریس کمیٹی کو جلسہ سالانہ منعقدہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۳ء شمولیت کیلئے موصول ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ اپنے پہلے سے مقررہ بعض پروگرام کی وجہ سے اس جلسہ میں شمولیت نہیں کر پائیں گی لیکن وہ اس جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا پیغام بھجواتی ہیں۔

آپ کی محسنہ قدوائی

جنرل سیکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی

---

*Pratim Chatterjee*

*Minister of State in charge*
*Department of Fire Services*
*Government of West Bengal*
*Writers' Buildings, Kolkata - 700 001*

No. .........

27-11-03

Dated ........................

It is a great pleasure for me to receive your Invitation Letter , inviting me to remain present at your Religious Conference going to be held at Punjab.

Your this type of venture must be appreciated by all, because this may brings a Message of Piece and Communal Harmony amongst all sections of people throughout world, particularly in these days , when communal harmony is disrupted in various parts of the world.

Although I have every desire to take part in this noble function, but due to my pre-scheduled official engagement, it will not be possible for me to attend at this programme. However, I wish your conference may achieve a grand success.

With best wishes,

Yours sincerely,

Pratim Chatterjee 27/11/03

(Pratim Chatterjee)

آپ کی جانب سے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت کا ملنا میرے لئے بہت خوشی کا باعث ہے۔ اس قسم کے مجالس کے انعقاد کی ہر طبقہ کی طرف سے حوصلہ افزائی ہونی چاہئے کیونکہ یہ معاشرے میں امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتا ہے جبکہ آج کے اس دور میں امن اور اتفاق دنیا کے بہت سے حصوں سے مفقود ہوتا جا رہا ہے اگرچہ میں اس مقدس اجتماع میں شمولیت کا ارادہ رکھتا تھا لیکن پہلے سے طے بعض پروگراموں کی وجہ سے میرے لئے اس جلسہ میں شرکت کرنا ممکن نہ ہو سکے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ جلسہ عظیم کامیابی حاصل کرے۔

پریتم چیٹرجی

وزیر صوبائی امور فائر سروسز

گورنمنٹ آف بنگال کلکتہ

**بدر کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں**

---

मुख्य मन्त्री
CHIEF MINISTER

एलर्जली
शिमला - 171 002
ELLERSLIE
SHIMLA-171 002

## Message

It gives me immense pleasure to know that Jalsa Salana Qadian-2003 is being organized from 26th to 28th December, 2003 this year by Sadar Anjuman Ahmadiyya at Qadian, Punjab.

Jalsa Salana Qadian is annual feature which is celebrated in a befitting manner. The congregation during this event depicts unity in diversity as people from all walks of life and religion participate in it with enthusiasm.

It is also heartening to know that this Jalsa is being organized for the last over hundred years and endeavours of the organizers are laudable for furthering the peace and strengthening the bonds of brotherhood as people from all religions not from within the Country but also from abroad participate in it.

I send my good wishes to the organizers for the success of Jalsa Salana Qadian.

(Virbhadra Singh)

اس بات سے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ، قادیان پنجاب میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ یہ سالانہ جلسہ جس میں تمام مذاہب کے لوگ نہایت جوش و خروش سے شامل ہو رہے ہیں انہیں ایک پلیٹ فارم پر لانے کیلئے ایک بہترین موقع ہے۔

مجھے یہ بات جان کر بھی بہت خوشی ہو رہی ہے کہ یہ جلسہ گزشتہ ایک سو سال سے امن اور انسانی بھائی چارہ، اور تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کیلئے منعقد ہو رہا ہے جس میں غیر ملکی نمائندے بھی شمولیت کرتے ہیں۔ میں اس جلسے کے انتظامیہ کو جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمنائیں بھیجتا ہوں۔

ویربھدر سنگھ

وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش

---

Phones : 23012692
23010366
23019080

# ALL INDIA CONGRESS COMMITTEE

MOHSINA KIDWAI
*General Secretary*

Urgent

24, AKBAR ROAD
NEW DELHI-110011

7347

22nd December, 2003.
5 Jan. 2004

Dear Shri Ghori,

Please refer to your letter dated the 4th December, 2003, addressed to the Hon'ble Congress President, inviting her to attend the Annual Religious gathering of the Ahmadiyya Muslim Community to be held from 26th to 28th December, 2003 at Qadian, District Gurdaspur

I regret very much to inform you that due to her pressing engagements on these dates, it will not be possible for her to attend the function. She sends her goodwill message for the occasion and also wishes